Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 63

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ

قادیان

بدر

BADR

The weekly

Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 38

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر
امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

22 ذوالقعدۃ 1435 ہجری 18 تبوک 1393 ہش 18 ستمبر 2014ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

تمہارا مطمحِ نظر یہ ہو کہ تم نیکیوں کے حصول میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو

مسابقت فی الخیرات کے متعلق اسلامی تعلیمات

ارشاد باری تعالیٰ

وَلِکُلٍّ وِّجۡهَۃٌ هُوَ مُوَلِّیۡهَا فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰتِ ؕ اَیۡنَ مَا تَکُوۡنُوۡا یَاۡتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیۡعًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ○ (البقرۃ:۱۴۹)

ترجمہ: اور ہر ایک (شخص) کا ایک (نہ ایک) مطمحِ نظر ہوتا ہے جسے وہ (اپنے آپ پر) مسلط کرلیتا ہے سو (تمہارا مطمحِ نظر یہ ہو کہ) تم نیکیوں (کے حصول) میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ تم جہاں کہیں (بھی) ہوگے اللہ تمہیں اکٹھا کر کے لے آئے گا اللہ یقیناً ہر ایک امر پر پورا (پورا) قادر ہے۔

ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَنۡ اَبِیۡ اَیُّوۡبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ : اَخۡبِرۡنِیۡ بِعَمَلٍ یُّدۡخِلُنِی الۡجَنَّۃَ ، قَالَ : تَعۡبُدُ اللّٰہَ لَا تُشۡرِكُ بِہٖ شَیۡئًا ، وَتُقِیۡمُ الصَّلٰوۃَ وَتُؤۡتِی الزَّکٰوۃَ ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان الایمان الذی یدخلہ بہ الجنۃ)

ترجمہ۔ حضرت ابوایوبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا گر بتایئے جو مجھے جنّت میں لے جائے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز باجماعت پڑھو، زکوٰۃ دو اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور حُسنِ سلوک کرو۔

عَنۡ اَبِیۡ سَعِیۡدٍ الۡخُدۡرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : یَانَبِیَّ اللّٰہِ! اَوۡصِنِیۡ ، فَقَالَ : عَلَیۡكَ بِتَقۡوَی اللّٰہِ فَاِنَّہٗ جُمَاعُ کُلِّ خَیۡرٍ وَعَلَیۡكَ بِالۡجِهَادِ فَاِنَّہٗ رَهۡبَانِیَّۃُ الۡمُسۡلِمِ وَعَلَیۡكَ بِذِکۡرِ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ نُوۡرٌ لَّكَ ۔ (قشیریہ باب التّقوٰی صفحہ ۵۶)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی وصیت کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو کیونکہ تمام بھلائیوں کی یہ بنیاد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرو کیونکہ یہ مسلمان کی رہبانیت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو کیونکہ یہ تیرے لئے نُور ہے۔

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: مجرد سبقت کا جوش اپنے اندر بُرا نہیں ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فاستبقوا الخیراتِ یعنی خیر اور بھلائی کی ہر ایک قسم میں سبقت کرو اور زور مار کر سب سے آگے چلو سو جو شخص نیک وسائل سے خیر میں سبقت کرنا چاہتا ہے وہ درحقیقت حسد کے مفہوم کو پاک صورت میں اپنے اندر رکھتا ہے۔ (تبلیغ رسالت جلد پنجم صفحہ ۷۵)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ کی مسابقت فی الخیرات کا ایک واقعہ

قادیان میں ایک نابینا حافظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے ایک روز ایک حکیم صاحب کے پاس گئے اور یہ شکایت کی کہ میرے کانوں میں شائیں شائیں کی آواز سنائی دیتی ہے اور سنائی بھی کم دیتا ہے کوئی علاج بتائیں۔ حکیم صاحب نے بتایا کہ آپ کے کانوں میں خشکی ہے دودھ پیا کریں۔ اس پر انہوں نے کہا روٹی تو مجھے حضور کے لنگر سے مل جاتی ہے دودھ کہاں سے پیوں۔ اسی دوران حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ وہاں سے گزرے۔ انہوں نے یہ ساری گفتگو سُن لی اور خاموشی سے چلے گئے اسی روز رات کے وقت ایک شخص حافظ صاحب کے پاس آیا اور قریباً ڈیڑھ سیر دودھ دے کر چلا گیا اور پھر یہ سلسلہ جاری رہا وہ شخص خاموشی سے آتا اور دودھ دے کر چلا جاتا۔ حضرت حافظ صاحب نے یہ قصہ شیخ عبدالعزیز کو سنایا۔

شیخ عبدالعزیز فرماتے ہیں میرے دل میں خیال آیا کہ دیکھوں کہ یہ کون شخص ہے جو مسلسل ڈیڑھ سال سے دودھ لے کر آتا ہے اور کبھی ناغہ بھی نہیں کرتا نہ ہی رقم کا مطالبہ کرتا ہے چنانچہ اس خیال کے تحت میں ایک روز اس شخص کے آنے سے پہلے ہی حافظ صاحب کے دروازے کے آس پاس گھومنے لگا اتنے میں ایک شخص ہاتھ میں برتن لئے ان کے گھر کے اندر چلا گیا چونکہ سردیوں کے دن تھے حافظ صاحب اندر چارپائی پر بیٹھے تھے اس شخص نے حسبِ معمول دودھ دیا میں اسے دیکھنے کیلئے جب اندر داخل ہوا وہ آہٹ سُن کر کونے میں جا کر کھڑا ہوا، اندھیرے کی وجہ سے میں پہچان نہ سکا میں نے پاس جا کر پوچھا کہ بھائی تم کون ہو؟ مجھے دھیمی آواز آئی شیر علی۔ میں سخت شرمندہ ہوا کہ جس کام کو حضرت مولوی صاحب راز رکھنا چاہتے تھے میں نے اسے افشاء کردیا مجھے دیر تک آپ کے سامنے جاتے ہوئے شرم محسوس ہوتی تھی۔

(سیرت شیر علی، منقول از الفضل ربوہ ۲۸ جون ۲۰۰۳)

حضرت بانئ جماعت احمدیہ اور مقدس افراد خاندان پر اخبار ''منصف'' حیدرآباد کے اعتراضات کا جواب

قسط: 29

روزنامہ ''منصف'' حیدرآباد میں حضرت بانئ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف افترا اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا!

آج کل حضرت بانئ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ''قادیانیت اپنے آئینہ میں'' عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جارہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کردیا جاتا ہے۔ ''منصف'' کو اپنے اس انصاف کا بھی دُنیا میں نہیں تو خدا تعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہرحال سوسال سے اِن گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اپنے ہفت روزہ اخبار ''بدر'' میں شائع کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''منصف'' کی دُھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

معترض کی تحریف کاری کے شرمناک نمونے

گزشتہ قسط میں قارئین طاعون کی پیشگوئی پر اعتراض کا جواب ملاحظہ کرچکے ہیں۔ اس ضمن میں معترض کی تحریف کاری کے شرمناک نمونے پیش کرنے بھی ازحد ضروری ہیں تا کہ انصاف پسند قارئین پر معترض کی ''دیانت داری'' کا حال پوشیدہ نہ رہے۔

1۔ حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی رضی اللہ عنہ نے 1902 میں پیسہ اخبار اور اخبار الحکم میں ایک آرٹیکل شائع کیا تھا۔ اس آرٹیکل سے مولوی ثناء اللہ امرتسری نے یہودیوں کی طرح تحریف کرکے بعض جملے ایک پیراگراف کی شکل میں اپنی کتاب ''الہامات مرزا'' میں لکھے جس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپؓ طاعون سے قادیان کے محفوظ رکھے جانے کا یہ مطلب سمجھتے تھے کہ گویا قادیان کو کلیۃً طاعون سے بچایا جائے گا۔ معترض نے اصل سے چیک کئے بنا بغیر سوچے سمجھے کہ آخر یہ جھوٹ پکڑا جائے گا، اس اقتباس کو اپنے رسالہ میں شائع کردیا۔ معترض نے لکھا:

''الحکم 10 اپریل 1902ء کے شمارے میں مرزا کے امام وخطیب مولوی عبدالکریم کا ایک آرٹیکل شائع ہوا جس میں موصوف نے بڑے کروفر کے ساتھ لکھا'' انه اوی القریة'' کا مفہوم صاف لفظوں میں تقاضہ کرتا ہے کہ اس (قادیان) میں اور اس کے غیر میں تمیز ہو۔ مرزا نے اپنی راستی اور شفاعت کبریٰ کا یہ ثبوت پیش کیا ہے کہ قادیان کی نسبت تحدی کردی ہے کہ وہ طوفان سے محفوظ رہے گا اور اپنی جماعت کے علاوہ اس جگہ کے تمام ان لوگوں کو جو اکثر دہریہ طبع، کفار، مشرک دین حق سے تمسخر کرنے والے ہیں اللہ کے مصالح اور حکمتوں کی وجہ سے اپنے سایہ شفاعت میں لے لیا ہے۔'' (منصف 10 جنوری 2014)

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کا یہ آرٹیکل اخبار الحکم میں مورخہ 10 اپریل 1902 کو شائع ہوا۔ اس میں آپ نے مخالفین کو توجہ دلائی ہے کہ جس طرح حضرت مسیح موعودؑ نے قادیان کی حفاظت کی پیشگوئی کی ہے اسی طرح تم بھی اپنے اپنے شہروں کی حفاظت کی پیشگوئی کرو۔ مگر کسی کو جرأت نہ ہوئی ۔ سوائے چراغ الدین جمونی کے اور اس نے طاعون سے ہلاک ہوکر اپنے جھوٹے اور مسیح موعودؑ کے سچے ہونے کا ثبوت دے دیا۔

اس آرٹیکل میں حضرت مولوی صاحب نے واضح طور پر حفاظت قادیان کے وہی معنے بیان کیے ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ نے بیان کئے ہیں۔ چنانچہ آرٹیکل کے شروع میں آپ فرماتے ہیں:

''خدا کا مامور اور مرسل جری اور مسیح موعودؑ خود خدائے حکیم وعلیم قدیر کی وحی انه اوی القریہ کی بنا پر ساری دنیا کے طبیبوں، فلسفیوں، میٹریلسٹوں کو کھول کر سناتا ہے کہ قادیان یقیناً اس پراگندگی، تفرقہ، جزع فزع اور موت الکلاب اور تباہی سے محفوظ رہے گا اور بالضرور محفوظ رہے گا جس میں دوسرے بلاد مبتلاء ہیں اور بعض ہونے والے ہیں۔''

(اخبار الحکم مورخہ 10 اپریل 1902)

نیز فرمایا۔

''ایک شخص جو پرشغب اور پرہنگامہ اور پر تمدن شہروں سے ایک دور کے کنارہ میں رہتا ہے کس قدر قوت اور غیر متزلزل شوق سے دعویٰ کرتا ہے کہ اگرچہ طاعون تمام بلاد پر اپنا پرہیبت سایہ ڈالے گی مگر قادیان یقیناً اس کی دست بُرد اور صولت سے محفوظ رہے گا۔'' (ایضًا)

یہ اقتباسات آرٹیکل کے بالکل شروع کے ہیں۔ اس کے بعد جہاں جہاں بھی حفاظت قادیان کا ذکر ہوا ہے انہی معنوں میں ہوا ہے۔

2۔ دوسری شرمناک تحریف اس سلسلے میں معترض نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اعلان میں کی۔ قارئین معترض کے الفاظ پر غور فرمائیں اور پھر اصل اعلان پڑھیں معترض نے لکھا:

''دسمبر 1902ء میں مرزا کو یہ اعلان کرنا پڑا کہ: دسمبر کی تعطیلوں میں جیسا کہ پہلے اکثر اصحاب جمع ہو جایا کرتے تھے اب کی دفعہ اس اجتماع کو بلحاظ مذکورہ بالا ضرورت کے (یعنی قادیان میں طاعون کی وبا ہونے کے سبب) موقوف رکھیں۔ (البدر قادیان 19 دسمبر 1902ء الہامات مرزا ص 10)''

(اخبار منصف مورخہ 10 جنوری 2014)

اصل اعلان یہ ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''چونکہ آج کل مرض طاعون ہر ایک جگہ بہت زور پر ہے اس لئے اگرچہ قادیان میں نسبتًا آرام ہے لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ برعایت اسباب بڑا مجمع ہونے سے پرہیز کی جائے۔ اس لئے یہی قرین مصلحت معلوم ہوا کہ دسمبر کی تعطیلوں میں جیسا کہ پہلے اکثر احباب قادیان میں جمع ہو جایا کرتے تھے اب کی دفعہ وہ اس اجتماع کو بلحاظ مذکورہ بالا ضرورت کے موقوف رکھیں اور اپنی اپنی جگہ پر خدا سے دعا کرتے رہیں کہ وہ اس خطرناک ابتلا سے ان کو اور ان کے اہل وعیال کو بچاوے۔ المشتھر میرزا غلام احمد قادیانی''

اس اعلان میں حضور نے کہیں یہ نہیں لکھا کہ قادیان میں طاعون کے سبب جلسہ موقوف کیا جارہا بلکہ حضور تو فرماتے ہیں کہ قادیان میں نسبتًا آرام ہے۔

3۔ پھر اخبار البدر کے حوالے سے معترض نے لکھا:

''مرزائی آرگن البدر نے 16 اپریل 1904ء کے شمارے میں خود ہی یہ لکھا کہ قادیان میں طاعون نے صفائی شروع کردی۔ (الہامات مرزا ص 113)''

(اخبار منصف مورخہ 10 جنوری 2014)

جبکہ اصل اقتباس یہ ہے:

''مارچ کے آخر ایام میں طاعون سے چند وارداتیں قادیان میں ہوئی تھیں مگر فوراً ہی آرام کی صورت پیدا ہوگئی تھی اور جو لوگ طاعون سے بیمار تھے وہ بالکل تندرست بھی ہوگئے تھے اپریل کی پانچ تاریخ کے بعد پھر طاعون نمودار ہوئی۔ اور آج 13 تاریخ تک ۔۔ بدستور ہے قادیان آریہ سماج کے دوسرے سالانہ جلسہ پر جو کہ 2، 3 اپریل کو ہوا ہے، سنا گیا ہے کہ یوگندر پال صاحب نے بڑے دعوے سے پیشگوئی کی تھی کہ ہم بذریعہ ہون کے قادیان کو طاعون سے پاک وصاف کریں گے۔ سو جلسہ کا ختم ہونا تھا کہ یوگندر پال تو کیا صاف کرتے خود طاعون نے صفائی شروع کردی۔''

(اخبار البدر مورخہ 16 اپریل 1904)

اخبار البدر کی اس خبر میں یہ بتایا جارہا ہے کہ طاعون نے مخالفین احمدیت کا صفایا کردیا لیکن معترض نے تحریف کاری کرکے یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ گویا قادیان میں طاعون احمدیوں کا صفایا کررہی تھی۔ (نعوذ باللہ)

4- پھر معترض نے لکھا کہ:

''طاعون کی شدت کا یہ حال تھا کہ سب لوگ ادھر اُدھر بھاگ گئے تھے اور تمام قصبہ قادیان ویران سنسان نظر آتا تھا۔''

(منصف 10 جنوری 2014)

معترض کی اس خیانت کی حقیقت جاننے کیلئے اخبار البدر مورخہ 16 اگست 1904 کا مضمون ''طاعون اور قادیان'' پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے اخبار نے لکھا:

''مطلق انتشار جو حفظ ما تقدم اور علاج کے طور پر ہوتا ہے وہ طاعون کی سختی اور اس کے جارف ہونے کا ثبوت ہرگز نہیں ہے مثلاً اخباروں میں دیکھا گیا ہے کہ لاہور میں ابھی چند کیس طاعون کے ہوئے تھے جو کہ بمقابلہ اس کی آبادی کے گویا نفی کے حکم میں تھے مگر لوگ گھروں کو چھوڑ کر بھاگے جارہے تھے ۔ پس اس قسم کے انتشار کو انسانی برداشت سے باہر ہونا نہیں کہہ سکتے ۔ حالانکہ قبل ازیں ابتدائے طاعون میں لوگوں کا انتشار اس وجہ سے ہوتا تھا کہ اس کی اموات سے محلے کے محلے متعفن ہورہے تھے اور لوگوں کو وہاں رہنا خود مشکل ہوجاتا اور وہ بمجبوری اپنے مکانوں کو چھوڑتے تھے حالانکہ اب بخوشی ورضا چھوڑ جاتے ہیں اور گورنمنٹ کے سابقہ انتظام یعنی کھلی ہوا میں رکھنے سے اس انتشار کے مفید ہونے کا سبق پڑھا دیا ہے پس قادیان میں طاعون کے حملہ کے وقت یہاں کے باشندگان نے حفظ ما تقدم کے لحاظ سے جو باغوں میں جا ڈیرے لگائے وہ اس قسم کے انتشار کا ثبوت ہرگز نہیں ہے کہ یہاں بربادی بخش طاعون تھی اور نہ طاعون اُن کے پیچھے ایسے ہاتھ دھوکر پڑی کہ قصبہ سے باہر وہ باغوں میں جاتے ۔ پھر وہاں سے کہیں اور بھاگتے اور اس طرح سے جابجا بھاگنے کا لفظ ان پر صادق آتا۔ پس انتشار کے لفظ پر اڑنا بھی اس سلسلہ کے کافروں کے لئے ہرگز مفید نہیں ہے۔

پھر اس کے علاوہ یہ سوچنے کی بات ہے کہ اگر قادیان میں طاعون جارف تھی اور انسانی برداشت سے باہر تھی تو آخر احمدی جماعت جس کی تعداد ممبران دو ڈھائی سو کے قریب ہے وہ بھی تو قادیان میں سکونت پذیر تھی وہ کیوں محفوظ رہی''

(اخبار البدر 8-16 مئی 1904 صفحہ 9)

5- ایک اور شرمناک تحریف یا خیانت ملاحظہ فرمائیں۔ معترض نے لکھا:

طاعون کے زور شدت کا اعتراف مرزا کی بعض تحریروں میں بھی پایا جاتا ہے۔ چنانچہ حقیقۃ الوحی میں لکھتا ہے ''طاعون کے دنوں میں جب کہ قادیان میں طاعون زور پر تھا میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا۔ (حقیقۃ الوحی ص 84 نیز دیکھئے ص 232-253)''

(منصف 10 جنوری 2014)

جبکہ اصل واقعہ یوں ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''طاعون کے دنوں میں جبکہ قادیان میں طاعون زور پر تھا میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا اور ایک سخت تپ محرقہ کے رنگ میں چڑھا جس سے لڑکا بالکل بیہوش ہوگیا اور بیہوشی میں دونوں ہاتھ مارتا تھا۔ مجھے خیال آیا کہ اگرچہ انسان کو موت سے گریز نہیں مگر اگر لڑکا ان دنوں میں جو طاعون کا زور ہے فوت ہوگیا تو تمام دشمن اس تپ کو طاعون ٹھہرائیں گے اور خدا تعالیٰ کی اس پاک وحی کی تکذیب کریں گے کہ جو اُس نے

(باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار اپنی جماعت کے افراد کو یہی تلقین فرمائی ہے کہ دعاؤں کی طرف بہت توجہ دو کیونکہ جماعتی ترقی، جماعت کا غلبہ اور دشمنوں کے مکروں اور ان کی کارروائیوں سے نجات دعاؤں سے ہی ملنی ہے۔

پس یار نہاں میں ڈوبنے کی ضرورت ہے۔ اپنے اندر وہ کیفیت پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو عرش کے پائے ہلا دینے والی ہو۔ وہ دعائیں کرنے کی ضرورت ہے جن کا رخ ایک طرف ہو۔ متفرق دعائیں نہ ہوں۔

پاکستان کے احمدیوں کو چاہے وہ امیر ہیں، غریب ہیں، مرد ہیں، عورتیں ہیں ان کو خاص طور پر اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ احمدیت کے حوالے سے اس وقت سب سے زیادہ ظلم پاکستان میں ہی ہو رہا ہے۔ اور دنیا کے احمدیوں کو بھی عموماً اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ احمدیت کی فتح سے ہی دنیا کی بقا وابستہ ہے۔ مسلم اُمّہ کا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا احمدیت کی فتح سے ہی وابستہ ہے۔ ظلم و تعدی کا خاتمہ اسی سے وابستہ ہے۔ پس چاہے وہ فلسطینیوں کو ظلم سے آزاد کروانا ہے یا مسلمانوں کو ان کے اپنے ظالم حکمرانوں سے آزاد کروانا ہے اس کی ضمانت صرف احمدیوں کی دعائیں ہی بن سکتی ہیں۔ ان دعاؤں کا حق ادا کرنے کی ہمیں ضرورت ہے۔ اس وقت ظلم کی چکّی میں سب سے زیادہ احمدی پس رہے ہیں۔ اس لئے ہماری دعائیں ہی مضطر کی دعاؤں کا رنگ اختیار کر کے نہ صرف اپنی آزادی بلکہ انسانیت کے لئے بھی ظلموں سے نجات کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ پس ہمیں اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی ضرورت ہے۔

جو بھی ایسے کاموں میں ملوّث ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے خلاف ہے جو ظلموں پر منتج ہوتے ہیں وہ اپنے بد انجام کو پہنچے گا۔ لیکن ہمارا کام ہے کہ ان ظلموں سے جلدی چھٹکارا پانے کے لئے ہم مضطر کی حالت اپنے اندر پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کو بے چین ہو کر پکاریں۔ پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ کس طرح مدد کو آتا ہے

چاہئے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی حالتوں کے ہر وقت جائزے لیتا رہے کہ کبھی ہم اپنے مسائل میں اس قدر نہ اُلجھ جائیں کہ ان لوگوں کے لئے دعاؤں کا احساس نہ رہے جو جماعت کے افراد ہونے کی وجہ سے مشکلات میں گرفتار ہیں۔

جب ہم ایک جماعت میں پروئے جانے کا دعویٰ کرتے ہیں تو اپنی دعاؤں کو خدا تعالیٰ سے اجتماعی تکالیف اور ابتلا کے دور کرنے کے لئے مانگنے کی ضرورت ہے۔ جماعتی دعاؤں میں بھی وہ اضطراب اور اضطرار پیدا کریں جو اپنی ذاتی پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے ایک انسان میں پیدا ہوتا ہے۔

جب تک ہم خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے ان اجتماعی تکلیفوں کے دور کرنے کے لئے نہیں جھکیں گے ہم اپنے مقصد کو جلد حاصل نہیں کر سکیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ہماری مشترکہ دعائیں ہی ہماری انفرادی تکالیف کو بھی دور کر سکتی ہیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 08/ اگست 2014ء بمطابق 08 ظہور 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 29/ اگست 2014 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ۔ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۔ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ (النمل: 63) اس آیت کا ترجمہ ہے کہ یا پھر وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار اپنی جماعت کے افراد کو یہی تلقین فرمائی ہے کہ دعاؤں کی طرف بہت توجہ دو کیونکہ جماعتی ترقی، جماعت کا غلبہ اور دشمنوں کے مکروں اور ان کی کارروائیوں سے نجات دعاؤں سے ہی ملنی ہے۔ آپ نے بڑا واضح فرمایا کہ ہمارا غالب آنے کا ہتھیار دعا ہی ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ 303۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ برطانیہ)

پس جب ہم نے ہر ترقی دعاؤں کے طفیل دیکھنی ہے اور ہر دشمن کو دعاؤں سے زیر کرنا ہے تو پھر دعا کی اس اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے کس قدر توجہ ہمیں دعاؤں کی طرف دینی چاہئے اور اس مقصد کے حصول کے لئے ہم کس قدر توجہ دعاؤں کی طرف دے رہے ہیں۔ اس کا اندازہ اور جائزہ ہم میں سے ہر ایک اپنی حالت کو دیکھ کر لگا سکتا ہے اور جائزہ لے سکتا ہے۔

گزشتہ دنوں مجھے ایک عزیز نے اپنی ایک خواب سنائی کہ مَیں اس عزیز کو کہہ رہا ہوں کہ رمضان بڑی جلدی ختم ہوگیا۔ ابھی تو میں نے جماعت سے اور زیادہ دعائیں کروانی تھیں۔ اس میں ایک توجہ کا پہلو یہ بھی ہو سکتا ہے اور یقیناً ہے کہ رمضان میں جس طرح دعاؤں کی طرف توجہ رہتی ہے اس طرح اب توجہ نہیں رہے گی جبکہ جماعت کو دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ کیونکہ اس خواب کے سننے سے پہلے ہی میرے دل میں یہ تحریک تھی اور اللہ تعالیٰ نے ڈالا کہ رمضان کے بعد کے خطبے میں بھی دعاؤں کی طرف توجہ دلاؤں۔ اس لئے اس شخص کی خواب بھی میری توجہ کی تائید میں ہی تھی۔ اس نے مزید اس طرف توجہ دلائی۔ اللہ تعالیٰ کا یہی طریق ہے کہ بعض دفعہ بجائے براہ راست واضح توجہ دلانے کے مومنوں کو دوسرے مومنوں کے ذریعہ توجہ دلاتا ہے گو کہ دل میں ڈالا ہوتا ہے۔

رمضان کے بعد ہم عموماً دعاؤں کی طرف اس لئے توجہ نہیں رکھتے، ان میں وہ شدت نہیں ہوتی جیسی کہ رمضان میں ہوتی ہے۔ اس وقت دنیا کے حالات، مُسلم اُمّہ کے حالات خاص طور پر فلسطینیوں پر اسرائیل کا جو مسلسل ظالمانہ حملہ ہے جس میں کل تک تو عارضی روک پیدا ہوئی تھی لیکن آج سنا ہے پھر وہ سیز فائر جو ہے وہ ختم ہو گئی اور الزام بہرحال یہی دیا جا رہا ہے، اللہ بہتر جانتا ہے حقیقت، کہ فلسطینیوں کی طرف سے پہلے راکٹ حملے

کئے گئے۔ بہر حال اللہ کرے کوئی ایسی صورت پیدا ہو کہ یہ جنگ بندی مستقل ہو جائے اور ظلم بند ہو۔ اور پھر ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کا ایک دوسرے پر ظلم اور گردنیں اڑانا اور قتل و غارت گری اس کی بھی انتہا ہو رہی ہے۔ اور پھر ظلم کی انتہا ان کلمہ پڑھنے والوں کی طرف سے یہ ہے کہ اللہ اور رسول کے نام پر احمدیوں پر ظلم کر رہے ہیں اور ڈھٹائی سے اس ظلم کو جاری رکھنا چاہتے ہیں اور جاری رکھنے کے بہانے بھی تلاش کرتے ہیں اور بیانات بھی دیئے جاتے ہیں۔ ہر سطح پر اور ہر موقع پر احمدیوں کو اذیت دینا اور ان پر ظلم کرنا اب پاکستان میں مُلّاں کے زیر اثر غیر احمدیوں کی اکثریت کا یا بہت بڑی تعداد کا شیوہ بن چکا ہے۔ اور اگلی نسل میں بچوں میں بھی یہ زہر گھولا جا رہا ہے۔ ان کے دماغوں کو زہر آلود کیا جا رہا ہے۔ ان بچوں کے منہ سے بھی اب یہ الفاظ نکلتے ہیں جن کو پتا ہی نہیں کہ دین کیا ہے یا کیا نہیں؟ یا دشمنی کیا ہوتی ہے کیا نہیں؟ کہ احمدی کافر ہیں اور ان کو قتل کرنا جائز ہے۔ سکولوں میں احمدی اساتذہ کے ساتھ بچے اس لئے بدتمیزی کرتے ہیں کہ یہ احمدی ہے جو مرضی اس کو کہو۔ سکولوں سے نکالنے کی کارروائیاں ہوتی ہیں۔ ان سے پڑھنے سے انکار کیا جاتا ہے۔ گزشتہ دنوں ہی ایک گاؤں میں چھوٹی سی جگہ پر ایک ٹیچر کے خلاف بچوں نے اور ان کے والدین نے جلوس نکالا، ہڑتال کی کہ ہم نے اس سے نہیں پڑھنا۔ یہ قادیانی ہے۔ غالباً ہیڈ ماسٹر نے یا کسی عقل والے نے ان سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جنگی قیدیوں کو بھی اس شرط پر رہا کرنے کا کہا تھا کہ جو تعلیم تمہارے پاس ہے، جو لکھنا پڑھنا تم جانتے ہو وہ اگر تم مسلمانوں کو سکھا دو تو تمہیں قید سے آزادی مل جائے گی۔ حالانکہ یہ ان لوگوں کو کہا گیا جو اس نیت سے جنگ میں آئے تھے کہ مسلمانوں کو ختم کر دیں۔ اس پر اس گاؤں کے لوگوں نے یہ کہا کہ ٹھیک ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں کو کہا ہو گا لیکن ہم نہیں مانیں گے کیونکہ یہ قادیانی ان کافروں سے بڑھ کر کافر ہیں اور ان کو تو قتل کرنا بھی جائز ہے۔

اور یہ ڈھٹائی کسی بھی واقعہ کے بعد کم نہیں ہوتی۔ یہ نہیں کہ انسانیت سوز مظالم دیکھ کر پھر کسی قسم کی شرم کا احساس ان میں پیدا ہو جائے بلکہ وہی حال رہتا ہے۔ وہی لوگ جو گوجرانوالہ میں ہمارے احمدی گھروں کے ہمسائے تھے اور عام حالات میں بول چال اٹھنا بیٹھنا بھی تھا۔ جب یہ واقعہ ہوا تو ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جو خالی گھروں کو دیکھ کر لوٹ کھسوٹ میں شامل ہو گئے۔ جب گراوٹ اس حد تک پہنچ جائے تو پھر سوائے اِنَّا لِلّٰہ کے اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ اب تو یہ لوگ اپنے خاتمے پر پہنچے ہوئے ہیں۔ اور ان ابتلاؤں کے دور میں ہمیں پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے کی ضرورت ہے۔ پس اپنی دعاؤں میں کمی نہ آنے دیں۔ باقی مسلمان تو ایک دوسرے پر ظلم کا جواب ظلم سے دے کر اپنا حساب پورا کر لیتے ہیں لیکن ہم نے تو ہر ظلم کو آہ و فغاں میں ڈوب کر ختم کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور گڑ گڑا کر اس سے دعا مانگ کر ختم کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک شعر میں یہ فرمایا تھا کہ

عدُو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

(الحکم جلد 5 نمبر 45 مورخہ 10 دسمبر 1901ء صفحہ 3 کالم 2)(درثمین اردو صفحہ 50 شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

پس یارِ نہاں میں ڈوبنے کی ضرورت ہے۔ اپنے اندر وہ کیفیت پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو عرش کے پائے ہلا دینے والی ہو۔ وہ دعائیں کرنے کی ضرورت ہے جن کا رخ ایک طرف ہو۔ متفرق دعائیں نہ ہوں۔

اس عزیز کی خواب میں جو یہ بتایا گیا ہے کہ مَیں اس کو کہہ رہا ہوں کہ ابھی میں نے جماعت سے دعائیں کروانی تھیں۔ تو جماعت سے من حیث الجماعت دعا کروانا جماعت کی کامیابیوں اور ترقیات کے لئے اور ان مشکلات کے دور ہونے کے لئے تھی۔ پس جب ہماری یہ خواہش ہے کہ ابتلا کا یہ دور جلد ختم ہو تو ہمیں دشمن کے شر سے بچنے کے لئے اپنی دعاؤں، جماعتی دعاؤں کے دھارے اس طرف کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنی دعاؤں کے دھارے اس طرف کرنے کی ضرورت ہے جہاں ہم دشمن کے شر سے بچ سکیں اور اس کے شر سے بچنے کے لئے ہم جتنی بھی دعائیں کریں وہ آجکل کی ضرورت ہے۔

اس موقع پر مجھے اپنی ایک پرانی خواب بھی یاد آ رہی تھی جس کا مَیں پہلے بھی ایک دفعہ ذکر کر چکا ہوں کہ اگر جلد حالات بدلنے ہیں تو جماعت کو ان ابتلاؤں سے بچانے کے لئے من حیث الجماعت اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی خاطر خالص کرتے ہوئے، اپنی دعاؤں کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے ہمیں اس کے آگے جھکنے کی ضرورت ہے۔ اور اگر اس کیفیت میں ہم اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں گے، یہ کیفیت ساری جماعت میں پیدا ہو جائے اور ہماری راتیں اس کیفیت میں گزریں کہ ہم نے جماعت کے لئے دعائیں کرنی ہیں تو چند دن میں، چند راتوں کی دعاؤں سے انقلاب آ سکتا ہے۔ ورنہ انقلاب تو آنا ہے، حالات تو بدلنے ہیں لیکن اپنا وقت لیں گے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ حالات بدلیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ جو پیغام مجھے دیا گیا تھا اس میں تمام جماعت جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کرتی ہے اُس کا خالص ہو کر دعا کرنا شرط ہے۔ اس وقت بھی خواب میں مجھے یہی تاثر تھا کہ پاکستان کے احمدیوں کے لئے یہ پیغام ہے۔

پس پاکستان کے احمدیوں کو چاہے وہ امیر ہیں، غریب ہیں، مرد ہیں، عورتیں ہیں ان کو خاص طور پر اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ احمدیت کے حوالے سے اس وقت سب سے زیادہ ظلم پاکستان میں ہی ہو رہا ہے۔ اور دنیا کے احمدیوں کو بھی عموماً اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ احمدیت کی فتح سے ہی دنیا کی بقا وابستہ ہے۔ مسلم اُمّہ کا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا احمدیت کی فتح سے ہی وابستہ ہے۔ ظلم و تعدی کا خاتمہ اسی سے وابستہ ہے۔ پس چاہے وہ فلسطینیوں کو ظلم سے آزاد کروانا ہے یا مسلمانوں کو ان کے اپنے ظالم حکمرانوں سے آزاد کروانا ہے اس کی ضمانت صرف احمدیوں کی دعائیں ہی بن سکتی ہیں۔ ان دعاؤں کا حق ادا کرنے کی ہمیں ضرورت ہے۔ اس وقت ظلم کی چکّی میں سب سے زیادہ احمدی پِس رہے ہیں۔ اس لئے ہماری دعائیں ہی مضطر کی دعاؤں کا رنگ اختیار کر کے نہ صرف اپنی آزادی بلکہ انسانیت کے لئے بھی ظلموں سے نجات کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ پس ہمیں اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

''ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔'' (ملفوظات جلد 3 صفحہ 201۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ برطانیہ)

پس جیسا کہ مَیں نے کہا کہ آج احمدیوں سے زیادہ اور کون ان ابتلاؤں میں ڈالا جا رہا ہے۔ آج احمدیوں سے زیادہ اور کون ہے جس پر ہر طرف سے ظلم بعض مسلمان ممالک میں روا رکھا جا رہا ہے۔ ان ملکوں کے اکثر شرفاء بلکہ تمام ہی کہنا چاہئے، ان کی شرافت جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرمایا کرتے تھے کہ گونگی شرافت ہو چکی ہے۔ (ماخوذ از خطباتِ ناصر جلد ہشتم صفحہ 376۔ خطبہ جمعہ فرمودہ 28 ستمبر 1979ء) ایسے میں معجزانہ دعاؤں کے فیض حاصل کرنے کے لئے ہمیں خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ دیکھو مصیبت زدہ لوگوں کی دعاؤں کو کون قبول کرتا ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی قبول کرتا ہے۔ اور جب وہ ایسی حالت میں ہوں جب مُضطر ہوں۔ مضطر اس کو کہتے ہیں جو اپنے چاروں طرف مشکلات اور ابتلاؤں کو دیکھتا ہے۔ اسے اپنی کامیابی کا کوئی مادی یا دنیاوی راستہ نظر نہیں آتا اور صرف اور صرف ایک راستہ نظر آتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف جانے کا راستہ ہے۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے یہ مُضطر ہیں جو میری طرف آتے ہیں جن کے لئے دنیا کے تمام راستے بند اور مسدود ہو چکے ہوتے ہیں۔ مضطر کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جب کوئی راستہ نظر نہ آئے تو گھبراہٹ میں اضطراب شروع ہو جائے کہ ہم کدھر جائیں۔ بلکہ مضطر کا مطلب جیسا کہ میں نے کہا یہ ہے کہ جب تمام راستے بند ہو جائیں، تمام راستے مسدود ہو جائیں تو ایک طرف روشنی کی کرن نظر آئے اور وہ اس کی طرف دوڑے۔ اگر ہر طرف آگ نظر آ رہی ہو تو دیوانوں کی طرح بے چین ہو کر دوڑنے والے کو مضطر نہیں کہتے۔ کیونکہ اگر اس طرح وہ گھبراہٹ میں دوڑے گا تو خود آگ میں پڑ جائے گا بلکہ ہر طرف کی آگ دیکھنے کے بعد جب اسے امن کا ایک راستہ نظر آ رہا ہو، اسے ایک طرف پناہ نظر آ رہی ہو اور وہ اس معین راستے کی طرف چلا جائے تو وہ شخص ایسا ہے جو مضطر کہلاتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ایسے شخص کو پھر آگ سے بچانے والا ہوں۔ مَیں اس کی پناہ گاہ ہوں۔ آگ کی تپش سے بچانے والی ٹھنڈی چھاؤں میں ہوں۔ میری طرف آؤ۔ مجھ سے پناہ طلب کرو۔ میں تمہیں ان ابتلاؤں سے نکالوں گا۔ اس یقین سے میری طرف آؤ کہ ہمارا خدا ہے جو ہمیں اس ابتلا سے نکالنے والا ہے تو میں تمہیں تمہارے اس یقین کی وجہ سے اس ابتلا سے نکالوں گا۔ تمہاری دعاؤں کی وجہ سے تمہیں اس ابتلا سے نکالوں گا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ عجیب و غریب خواص اور اثر تمہارے حق میں ظاہر ہوں گے۔

پس جو شخص ایسا مضطر بن جائے جو خدا تعالیٰ کے علاوہ کسی کو اپنا ملجا و ماویٰ نہ سمجھے کوئی پناہ کی جگہ نہ سمجھے، جو خدا کے سوا کسی اور کو ان ابتلاؤں سے نجات دلانے والا نہ سمجھے تو وہی حقیقی مضطر ہے اور اس کی دعائیں عجائب دکھانے والی بنتی ہیں۔ دعاؤں کی قبولیت کے لئے یہ یقین ہمیں اپنے اندر پیدا کرنا ہو گا کہ ہر قسم کے اضطرار کی حالت میں اللہ تعالیٰ ہی کام آتا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں جہاں ہمیں روشنی کی کرن نظر آتی ہو اور جب ایسی حالت پیدا ہو جائے، جب اس طرح کی اضطرار کی کیفیت آ جاتی ہے تو پھر اس قسم کے مضطر کے پاس اللہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman

ALLADIN BUILDERS

وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق دوڑتا ہوا آتا ہے اور اس کی مشکلات اور مصیبتیں دور کر دیتا ہے۔ اس کی تکالیف ہوا میں اڑ جاتی ہیں۔ چاہے وہ ذاتی تکالیف اور مشکلات ہوں یا جماعتی تکالیف اور مشکلات ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صرف یہی نہیں ہوگا کہ یَکْشِفُ السُّوْٓءَ ہو یعنی اللہ تکلیفوں کو دور کر دے اور بس۔ یہ کافی ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ جب انعامات دیتا ہے تو اس کے انعامات لامحدود ہوتے ہیں۔ کسی بھی حد تک وہ انعامات کو بڑھا سکتا ہے۔ پس یہاں بھی جب تکلیف میں مبتلا مومنوں کی تکلیفوں کو دور کرنے کا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو ساتھ یہ بھی فرما دیا کہ یَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ۔ کہ وہ تمہیں زمین کے وارث بنا دیتا ہے۔ وہ بڑے بڑے ظالموں، جابروں اور سرکشوں کو تباہ کر کے مظلوم اور کمزور نظر آنے والوں کو ان کی جگہ بٹھا دیتا ہے۔ پس جہاں انفرادی طور پر مضطر کی دعا سن کر اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے وہاں قومی رنگ میں بھی اس کی تکلیفوں اور ابتلاؤں کو دور کرتا ہے۔ اور یہی ہمیں قرآن کریم نے دوسری جگہ پر بھی بتایا ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ جب پہلی قوموں نے رسولوں کے ساتھ اور ان کی قوموں کے ساتھ ظالمانہ سلوک کیا تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ہم نے انہیں تباہ کر دیا اور مظلوموں کو ان کی جگہ دے دی۔ پہلے لوگ بڑے بڑے جابر اور بڑے بڑے جاہ وجلال والے تھے لیکن ان کے نام تک مٹ گئے۔ پس یہ قانون آج بھی اسی طرح قائم ہے جس طرح پہلی قوموں کے لئے قائم تھا۔

پس اللہ تعالیٰ ظالموں کو ختم کرتا ہے لیکن جب مظلوم مضطر بن کر مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ کی درد بھری دعائیں کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آ کر ظالموں کے جلد خاتمے کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ طاقت اور کثرت کے زعم میں آج ظلموں پر جو لوگ تلے بیٹھے ہیں اللہ تعالیٰ کرے کہ انہیں عقل آ جائے ورنہ ان کی یہی طاقت اور کثرت ان کے لئے تباہی کا باعث بننے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ جو اپنی طاقت اور کثرت کی وجہ سے تقویٰ سے کام نہیں لیتے ان کے انجام بھی بد ہوا کرتے ہیں۔ اگر کلمہ پڑھ کر اور اللہ اور رسول کا نام لے کر ظلموں کی داستانیں رقم ہوں گی تو کلمہ بھی اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بھی ایسے لوگوں سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ظالموں کے بدانجام کی خبر دی ہے۔ یہ کہیں نہیں کہا گیا کہ فلاں قوم یا مذہب کے ماننے والوں کا استثناء ہے وہ جو چاہیں کرتے پھریں۔ بلکہ جو بھی ایسے کاموں میں ملوّث ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے خلاف ہیں، جو ظلموں پر منتج ہوتے ہیں وہ اپنے بدانجام کو پہنچے گا۔ لیکن ہمارا کام ہے کہ ان ظلموں سے جلدی چھٹکارا پانے کے لئے ہم مضطر کی حالت اپنے اندر پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کو بے چین ہو کر پکاریں۔ پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ کس طرح مدد کو آتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو یہ حالت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے۔ جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی وہ پرواہ نہیں کرتا۔ دیکھو کسی کی بیوی یا بچہ بیمار ہو یا کسی پر سخت مقدمہ آ جاوے تو ان باتوں کے واسطے اسے کیسا اضطراب ہوتا ہے۔ پس دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالت اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔ قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے۔''

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 137۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ برطانیہ)

پس جماعتی مشکلات کے دور کرنے کے لئے بھی ہمیں اسی اضطراب کی ضرورت ہے جس طرح بعض دفعہ ہم دعاؤں میں اپنے ذاتی مقاصد کے لئے دکھاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ کثرت سے اور بار بار دعا شرط ہے۔ پس یہ خیال کر لینا کہ ہم نے رمضان میں دعائیں کر لیں اور کافی ہو گیا تو ہم پر واضح ہونا چاہئے کہ یہ کافی نہیں۔ ابھی ہمیں مسلسل دعاؤں کی ضرورت ہے اور انسان کو ہمیشہ مسلسل دعاؤں کی ضرورت رہتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ ہمیں کھلی فتح بھی عطا فرما دے گا تو پھر بھی تقویٰ پر چلتے ہوئے اس کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے مسلسل دعاؤں کی ضرورت ہوگی۔ غرض کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق میں کبھی بھی کمی نہیں ہونی چاہئے، نہ ایک مومن کبھی یہ برداشت کر سکتا ہے۔ تکلیفوں میں بھی ہمیں اضطراب کی ضرورت ہے اور آسانیوں اور آسائشوں میں بھی ہمیں یادِ خدا کی ضرورت ہے۔ پس ایک مومن کبھی خود غرض نہیں ہوتا۔ نہ ہی عارضی اور وقتی دعاؤں اور جوشوں کو کافی سمجھتا ہے بلکہ ہر حالت میں خدا تعالیٰ سے اس کا تعلق رہتا ہے اور رہنا چاہئے۔ یہ ایمان اور تعلق ہی ایک مومن کو عام حالات میں بھی دعا کی قبولیت کے نشان دکھاتا رہتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا کہ ''یاد رکھو غیر اللہ کی طرف جھکنا خدا سے کاٹنا ہے۔'' (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 4 صفحہ 58۔ ملفوظات جلد 3 صفحہ 31۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یہ تو ایک حقیقی مومن کبھی تصور بھی نہیں کر سکتا کہ خدا سے تعلق کاٹے لیکن بعض دفعہ کمزوریوں کی وجہ سے دعاؤں میں کمی آ جاتی ہے اور دنیاوی معاملات کی وجہ سے اسباب کی طرف توجہ ہو جاتی ہے یا دعاؤں کا حق ادا نہیں ہوتا۔ پس ہمیں چاہئے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی حالتوں کے ہر وقت جائزے لیتا رہے کہ کبھی ہم اپنے مسائل میں اس قدر نہ الجھ جائیں کہ ان لوگوں کے لئے دعاؤں کا احساس نہ رہے جو جماعت کے افراد ہونے کی وجہ سے مشکلات میں گرفتار ہیں۔ یاد رکھیں ہر فرد جماعت کی دعا اور اللہ تعالیٰ کو اس کے رحم، مغفرت، بخشش اور مختلف صفات کا واسطہ دے کر جو دعا ہے یہ جماعتی تکالیف کو بھی دُور کرنے کا باعث بنتی ہے۔

حدیثوں میں آتا ہے کہ پہلی اُمّتوں میں سے ایک اُمّت کے تین آدمی تھے۔ ایک دفعہ طوفان میں پھنس گئے۔ وہ طوفان سے پناہ لینے کے لئے ایک غار میں چلے گئے اور اتفاق سے اس طوفان کی وجہ سے ایک پتھر لڑھک کر اس غار کے منہ پر آ گرا اور ان کے باہر نکلنے کا راستہ بند ہو گیا۔ گویا ایک چھوٹی مصیبت سے بچنے کے لئے گئے تھے اور بڑی مصیبت ان پر پڑ گئی۔ ایسی حالت میں نہ ان کی اپنی کوشش سے وہ پتھر غار کے منہ سے ہٹایا جا سکتا تھا اور نہ ہی کوئی بیرونی مدد ان کو جنگل میں پہنچ سکتی تھی۔ ایک ایسی قید تھی جس میں سے کسی انسانی کوشش سے نکلنا ناممکن تھا۔ ایسی حالت میں ان پر شدید گھبراہٹ کی کیفیت طاری ہوئی کہ اب یہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں۔ یہاں سے نکلنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ یہی نہ ہو کہ ہماری قبر اب اس غار میں بن جائے۔ ایسی حالت میں جب انہوں نے دیکھا کہ نجات کی کوئی صورت نہیں تو ان میں سے ایک شخص کے دل میں دعا کی تحریک ہوئی۔ اس نے کہا آؤ ہم دعا کریں اور دعا اس حوالے سے کریں کہ ہم نے اپنی زندگی میں اگر کوئی عمل اور نیکی خدا تعالیٰ کی خاطر کیا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پتھر کو ہٹا دے۔ تب ان میں سے ایک نے کہا کہ اے خدا مجھے اپنی ایک رشتہ دار لڑکی سے محبت تھی۔ میں اس سے بدکاری کرنا چاہتا تھا مگر وہ نہیں مانتی تھی۔ آخر میں نے بعض ایسی تدابیر کیں، مال بھی خرچ کیا، وقت گزرا تو آخر وہ بدفعلی پر راضی ہو گئی۔ جب میں اس پر قادر ہو گیا تو اس نے کہا کہ اے خدا کے بندے! میں تجھے خدا کا واسطہ دے کر کہتی ہوں کہ یہ گناہ نہ کر۔ تب میں اس کے قریب سے ہٹ گیا۔ اور اے خدا اگر میں نے یہ کام تیری خوشنودی کی خاطر کیا تھا تو اس پتھر کو ہمارے راستے سے ہٹا دے۔ اس دعا سے اس طوفان کی وجہ سے وہ پتھر اپنی جگہ سے تھوڑا سا ہٹ گیا لیکن راستہ نہیں کھلا۔

پھر دوسرے نے کہا۔ اے خدا تُو جانتا ہے کہ ایک مزدور میرے پاس آیا۔ اس نے میری مزدوری کی۔ اس سے پہلے کہ وہ میرے سے مزدوری لے۔ وہ چلا گیا۔ یہ مزدوری جو نصاب بنتا ہے اس میں تقریباً نو سیر دانے کے برابر بنتی ہے۔ تو میں نے اس کی مزدوری کے جو دانے تھے ان کو بو دیا۔ اس کی فصل لگا دی۔ وہ فصل اچھی ہوئی۔ اور اس میں سے میں نے کچھ جانور خرید لئے جو بڑھتے بڑھتے بھیڑوں بکریوں کا ایک گلّہ بن گیا۔ پھر یوں ہوا کہ کئی سالوں کے بعد وہ میرے پاس آیا اور اپنی مزدوری مانگی۔ میں نے کہا کہ یہ بکریوں کا گلّہ تمہارا ہے۔ تم لے جاؤ۔ ایک وادی میں پھیلا ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ مزدوری لینے آیا ہوں اور تم میرے ساتھ مذاق کر رہے ہو۔ تب میں نے اس سے کہا کہ تمہاری مزدوری سے میں نے تجارت کی تھی جس سے اتنا بڑا ریوڑ بن گیا۔ یہ تمہارا ہے اس پر وہ ریوڑ لے کر چلا گیا۔ پس اے خدا! اگر یہ کام میں نے تیری خوشنودی اور رضا کی خاطر کیا ہے تو ہم پر رحم کر اور یہ پتھر ہٹا دے۔ اس پر ہوا کے ایک تیز جھکّڑ نے اس پتھر کو تھوڑا سا اور سرکا دیا لیکن ابھی بھی باہر نکلنے کا راستہ نہیں تھا۔

تب تیسرا شخص اس دعا کے ساتھ خدا کے حضور جھکا اور کہا کہ اے خدا! تو جانتا ہے کہ میں بکریاں چرایا کرتا ہوں اور دودھ پر میرا گزارا ہے۔ ایک دن گھر پہنچنے میں دیر ہو گئی اور میرے ماں باپ جو میرے ساتھ تھے۔ بہت بوڑھے تھے۔ میرا طریق یہ تھا کہ اپنے چھوٹے بچوں سے پہلے اپنے ماں باپ کو دودھ پلایا کرتا تھا۔ جب میں دیر سے پہنچا تو میرے ماں باپ جو بوڑھے تھے سو چکے تھے۔ میں نے پسند نہ کیا کہ انہیں جگاؤں اور ان کے پاس دودھ لے کر میں کھڑا ہو گیا کہ جب وہ جاگیں گے مَیں پلا دوں گا۔ میرے بچے روتے رہے۔ انہیں بھی بھوک لگی تھی لیکن میں ماں باپ کے لئے دودھ لے کر کھڑا رہا۔ یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور صبح تک دودھ لے کر کھڑا رہا۔ صبح جب وہ جاگے تو انہیں دودھ پلایا پھر اپنے بیوی بچوں کو بھی دیا۔ پس اے خدا اگر میرا یہ کام تیری رضا اور خوشنودی کے لئے تھا اور دنیا کی کوئی غرض نہ تھی تو مجھ پر رحم فرما اور اس پتھر کو ہٹا دے۔ چنانچہ طوفان کے ایک زور نے اس پتھر کو اور آگے سرکا دیا اور راستہ صاف ہو گیا اور وہ باہر آ گئے۔

(صحیح البخاری کتاب احادیث الانبیاء باب حدیث الغار حدیث 3465)

اب تین اشخاص نے تین قسم کے کام کئے تھے۔ کسی نے مزدور کی مزدوری میں امانت کا حق ادا کیا۔ انصاف پر قائم رہتے ہوئے بندوں کے حق کی ادائیگی کی۔ کسی نے والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی خدمت کا حق ادا کیا۔ تیسرا زنا کے گناہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر بچا اور اس حوالے سے دعا کی لیکن ان سب

www.intactconstructions.org
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Intact Constructions
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS
SIGN OF PURITY
Since 1948

کی دعاؤں کا مقصد مشترکہ تھا کہ پتھر ہٹ جائے اور وہ پتھر ہٹ گیا۔ پس یہ انفرادی نیکیاں اور انفرادی نیکیوں کے حوالے سے کی گئی دعائیں اجتماعی قبولیت کا نظارہ دکھانے والی بن گئیں۔ پس اس حدیث سے جہاں اور بہت سے سبق ملتے ہیں وہاں ایک یہ بہت بڑا سبق ہے کہ افراد کی انفرادی نیکیاں اور دعائیں اجتماعی مصیبت کو دور کرنے کا باعث بنتی ہیں۔

پس جب ہم ایک جماعت میں پروئے جانے کا دعویٰ کرتے ہیں تو ہمیں خدا تعالیٰ سے اجتماعی تکالیف اور ابتلا کے دُور کرنے کے لئے دعائیں مانگنے کی ضرورت ہے۔ صرف اپنی ذاتی مشکلات اور پریشانیوں کو اپنا سمجھتے ہوئے ان کے لئے دعاؤں میں ہی نہ ڈوبے رہیں بلکہ جماعتی دعاؤں میں بھی وہ اضطراب اور اضطرار پیدا کریں جو اپنی ذاتی پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے ایک انسان میں پیدا ہوتا ہے۔ جماعت کی ترقی اور حالات کے بدلنے کے لئے جب دو نفل پڑھتے ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ پڑھا کریں اور اکثریت مجھے لکھتی بھی ہے کہ ہم پڑھتے ہیں تو اس میں درد بھری دعائیں کریں۔ ان غار میں پھنسے ہوئے لوگوں کی حالت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ہر دنیاوی مدد سے مایوس ہو کر انہوں نے بیشک اپنی کسی نیکی جو خالص خدا تعالیٰ کے لئے انہوں نے کی تھی اس کا حوالہ دے کر دعا مانگی لیکن ان کی جو اس وقت اضطراری کیفیت ہوگی جو اضطراب ان میں پیدا ہوا ہوگا، ہر طرف سے مادی ذرائع سے جو مایوسی تھی اس سے جو اضطراب پیدا ہو سکتا ہے اس کا انسان اندازہ کر سکتا ہے۔

پس جہاں ہمیں اپنے عمل خدا تعالیٰ کے لئے خالص کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ اعمال قبولیت دعا میں بہت بڑا کردار ادا کرتے ہیں وہاں ہمیں جماعت کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتے ہوئے بڑی تضرع اور عاجزی سے اسے دور کرنے کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’دعاؤں کی قبولیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے۔ اگر بدیوں سے نہیں بچ سکتا اور خدا تعالیٰ کی حدود کو توڑتا ہے تو دعاؤں میں کوئی اثر نہیں رہتا۔‘‘ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 27۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ برطانیہ)

پھر ایک جگہ ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ: ’’اگر تم دوسرے لوگوں کی طرح بنو گے تو خدا تعالیٰ تم میں اور ان میں کچھ فرق نہ کرے گا۔ اور تم خود اپنے اندر نمایاں فرق پیدا نہ کرو گے تو پھر خدا بھی تمہارے لیے کچھ فرق نہ رکھے گا۔ عمدہ انسان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق چلے۔ لیکن اگر ظاہر کچھ اور ہو اور باطن کچھ اور تو ایسا انسان منافق ہے اور منافق کافر سے بدتر ہے۔ سب سے پہلے دلوں کی تطہیر کرو۔ مجھے سب سے زیادہ اس بات کا خوف ہے۔ ہم نہ تلوار سے جیت سکتے ہیں اور نہ کسی اور قوت سے۔ ہمارا ہتھیار صرف دعا ہے اور دلوں کی پاکیزگی۔‘‘ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 386۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ برطانیہ)

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء کے مطابق اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اپنے سب کام خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق سرانجام دینے والے ہوں۔ اس کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہیں۔ اس کے حضور متضرعانہ دعاؤں کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔ اپنی دعاؤں میں جماعتی ترقی اور ابتلاؤں کے دور ہونے کے لئے وہی شدت پیدا کرنے والے ہوں جو اپنی ذاتی تکالیف میں ہم کرتے ہیں۔ جماعت کے لئے دعاؤں میں بھی وہ شدت ہم میں پیدا ہو جیسی ہم میں اپنی ذاتی تکالیف کے لئے پیدا ہوتی ہے۔ ایک ہو کر ہم مخالفین کے شر سے بچنے کے لئے دعائیں کرنے والے ہوں۔ جیسا کہ مَیں نے شروع میں بھی کہا تھا کہ جب تک ہم خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے ان اجتماعی تکلیفوں کے دور کرنے کے لئے نہیں جھکیں گے ہم اپنے مقصد کو جلد حاصل نہیں کر سکیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ہماری مشترکہ دعائیں ہی ہماری انفرادی تکالیف کو بھی دور کر سکتی ہیں۔ جب انسان دوسرے کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتے بھی اس کے لئے دعا کر رہے ہوتے ہیں۔ غار سے پتھر اس وقت ہٹتے ہیں جب دعاؤں کا رخ اور مقصد مشترک ہو۔ پس کسی فرد جماعت کو اس خودغرضی میں نہیں پڑنا چاہئے کہ میں ٹھیک ہوں تو بس سب ٹھیک ہے۔ دنیا کے کسی بھی کونے میں بسنے والے احمدی کی تکلیف ہم سب کی مشترک تکلیف ہے۔ اس کا احساس ہم میں پیدا ہونا چاہئے اور صرف احساس ہی پیدا نہ ہو اس کے لئے ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اور یہی ہتھیار ہے جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یہ ہتھیار ہمیں ہماری فتوحات سے ہمکنار کرے گا۔

لیکن یہ بات بھی ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ جوش میں ہم دشمنوں کے بارے میں یا مخالفین کے بارے میں یہ دعا نہ کریں کہ خدا تعالیٰ ان پر وبال اور عذاب نازل کرے۔ بلکہ یہ دعا کریں کہ اے اللہ جب ہم اپنی کامیابیاں چاہتے ہیں۔ ابتلا اور مشکلات کو دُور کرنے کے لئے تجھ سے دعا مانگتے ہیں۔ مشکلات کے یہ دَور ختم ہونے کے لئے ہم دعا کرتے ہیں وہاں اے خدا ہم ان لوگوں کی بھی بہتری چاہتے ہیں تباہی نہیں چاہتے۔ ہم کمزوروں کو تیرے فضلوں نے ڈھانپا ہوا ہے اور باوجود سخت ترین حالات کے ہم تیرے فضلوں کے نظارے پھر بھی دیکھتے رہتے ہیں۔

پس اگر تُو ان لوگوں کو بھی ڈھانپ لے اور ان کو ہدایت دے تو یہ ہماری بھی اور ان کی بھی بڑی خوش قسمتی ہے۔ لیکن اگر تیری حکمت بعض کو اس کا اہل نہیں سمجھتی اور ان کو فنا کرنے میں ہی بہتری ہے تو ان کو ہمارے راستے سے اس طرح ہٹا دے کہ اسلام کی ترقی جواَب تو نے احمدیت اور حقیقی اسلام سے وابستہ کی ہے اس میں ان کا وجود روک نہ بن سکے۔

پس جہاں یہ دعا بھی ہے تو وہاں اللہ تعالیٰ کی حکمت جہاں چاہتی ہے وہاں پر یہ بددعا بھی بن جائے گی۔ اس لحاظ سے ہمیں دعا کرنی چاہئے نہ کہ کھلی بددعا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دعاؤں کے حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆......☆......☆

گوجرانوالہ کی شہادتیں

(منور احمد کنڈے)

سرزمینِ گوجرانوالہ پر نشاں ہیں خون کے
احمدیت میں شہادت کے نئے مضمون کے
کربلائی اک نشاں پھر سے ہے ظاہر ہو گیا
قاتلوں کا اک گروہ پھر ظلمتوں میں کھو گیا
پھول بن کر ہر شہادت زینتِ جنت بنی
آتشِ نمرود میں جلتا نہیں مومن کبھی
رائیگاں خونِ شہیدِ راستی جاتا نہیں
آفتوں کی زد میں رہتی ہے شہادت کی زمیں
عید کا دن بھی ہے شاہد ظلم کے طوفان کا
نفرتوں کی سرزمیں پر ہے عمل شیطان کا
خونِ طفلاں نے اِرَم میں روح ہر بے چین کی
طفل وہ ہیں گود میں اب سرورِ کونینؐ کی
ان کو سینے سے لگائیں مہدیٔ معہودؑ بھی
ان کے پاؤں میں بچھی شیر و عَسَل کی رُود بھی
بیبیاں پا کر شہادت حمد کرتی آ گئیں
نُور میں ڈوبی بہاریں روح کو مہکا گئیں
آب پی کر صدق کا صَلِّ علیٰ کہتی ہوئیں
ہیں فضائیں بھی ثنائیں چار سُو کرتی ہوئیں
ہم یہی سمجھیں منوّرؔ عشق کی تفسیر سے
شہداء مرتے نہیں ہیں شِمرِ ٔ شمشیر سے
ہے خلافت وقت کی تم سے مخاطب ظالمو!
راہِ شیطاں چھوڑ کر اب دل سے تم توبہ کرو

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 22 اگست 2014)

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔‘‘ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری۔ صدر و ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

خطبات نکاح فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جب بھی ہم نئے رشتے جوڑتے ہیں تو لڑکے اور لڑکی کو ہمیشہ یہ سوچ کے رشتہ کرنا چاہئے کہ جہاں انہوں نے آپس میں محبت اور پیار سے رہنا ہے، وہاں دونوں خاندانوں کو بھی محبت اور پیار سے رکھنے کی حتی المقدور کوشش کرنی ہے۔

واقفین زندگی کو خاص طور پر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ میری ذمہ داریاں دوسروں سے بہت بڑھ کر ہیں کیونکہ اس کا ایک نمونہ ہے جو اس نے نہ صرف اپنے گھر میں قائم کرنا ہے بلکہ اپنے ماحول میں بھی قائم کرنا ہے اور جس جگہ رہتا ہے وہاں بھی قائم کرنا ہے۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ مربی سلسلہ شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس، لندن)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 25 فروری 2012ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ اقراء درثمین بنت مکرم میاں محمد اسلم صاحب مرحوم کا عزیزم آفتاب احمد ابن مکرم شیخ ابرار احمد صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر ہو رہا ہے۔ دولہن کے بھائی مکرم محمد عاصم محمود صاحب اس کے ولی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

نکاح، شادی جیسا کہ میں ہمیشہ کہتا ہوں ایک ایسا بندھن ہے جو صرف لڑکے لڑکی کے درمیان نہیں بلکہ دو خاندانوں کے درمیان ہے۔ اور لڑکا اور لڑکی دونوں کا یہ فرض ہے کہ ایک دوسرے کے قریبی عزیزوں کا، رشتہ داروں کا بھی لحاظ رکھیں۔ ان سے اچھے تعلقات رکھیں۔ ان سے احسن طور پر کلام کریں۔ کسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائیں۔ کیونکہ یہ چیزیں پھر رشتوں میں بہتری پیدا کرتی ہیں۔ ایک دوسرے سے یا ایک دوسرے کے عزیزوں سے کسی بھی قسم کے تعلقات میں اگر دراڑیں آجائیں، فرق پڑ جائیں، ناراضگیاں ہو جائیں تو پھر لڑکے لڑکی کے آپس کے تعلقات میں بھی فرق پڑ جاتا ہے۔ اور یہ فرق، یہ رنجش جو پیدا ہو جاتی ہے پھر آہستہ آہستہ بڑھتی چلی جاتی ہے جس سے پھر بعض اوقات رشتے ٹوٹنے تک کی نوبت پہنچ جاتی ہے۔ پس جب بھی ہم نئے رشتے جوڑتے ہیں تو لڑکے اور لڑکی کو ہمیشہ یہ سوچ کے رشتہ کرنا چاہئے کہ جہاں انہوں نے آپس میں محبت اور پیار سے رہنا ہے، وہاں دونوں خاندانوں کو بھی محبت اور پیار سے رکھنے کی حتی المقدور کوشش کرنی ہے۔ اللہ کرے ہمارا قائم ہونے والا ہر رشتہ اس بات کو اپنے پیش نظر رکھنے والا ہو۔ ان الفاظ کے ساتھ اب میں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

اس کے بعد حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

❁

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 05 مارچ 2012ء بروز سوموار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ طلعت جبین انور بنت مکرم عبد المالک خان انور صاحب کا عزیزم انمول نوید ابن مکرم محمد جاوید چیمہ صاحب کے ساتھ پچیس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ کرے یہ نکاح، یہ بندھن ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور دونوں لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھتے ہوئے اس کو نبھانے والے ہوں۔ اسی طرح ایک دوسرے کے خاندانوں کا، ایک دوسرے کے عزیزوں کا، قرابت داروں کا، رحمی رشتوں کا خیال رکھنے والے ہوں۔ لڑکی بھی اپنے خاوند کے رشتوں کا خیال رکھنے والی ہو اور خاوند اپنی بیوی کے رشتوں کا خیال رکھنے والا ہو۔ اور یہی چیز ہے جس سے پھر ایک معاشرہ میں محبت اور پیار کی فضا قائم ہوتی ہے۔ اور یہی چیز ہے جس کا احمدیوں کو خاص طور پر بہت زیادہ اظہار کرنا چاہئے اور اسے اپنے اوپر لاگو کرنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر یہ ایک انقلاب ہے جو ہمارے اندر آنا چاہئے کہ ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھیں، رشتے نبھائیں، رشتوں کی باریکیوں کو دیکھیں اور حتی الوسع کوشش کریں کہ کسی طرح بھی، کسی بھی صورت میں کسی کو ایک دوسرے سے کسی بھی قسم کی جذباتی ٹھیس نہ پہنچے۔

اللہ کرے کہ یہ دونوں لڑکا اور لڑکی اور ان کے خاندان بھی اس نہج پر اپنے رشتوں کو نبھانے والے ہوں۔ ان چند الفاظ کے بعد اب مَیں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

اس کے بعد حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا، رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

❁

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 10 مارچ 2012ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ فریحہ خان بنت مکرم صالح محمد خان صاحب بیلجیم کا عزیزم منیب احمد میر ابن مکرم میر عبد الرشید تبسم صاحب لندن کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر اور دوسرا نکاح عزیزہ ثمرین احمد بنت مکرم اعجاز احمد صاحب لیسٹر کا عزیزم ہمایوں حنیف اپل جو واقف نو، واقف زندگی اور جامعہ کے طالب علم ہیں کے ساتھ چار ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نکاح شادی ایک ایسا بندھن ہے جو معاشرے کا ایک اہم جزو ہے۔ انسانی زندگی کو آگے بڑھانے کا ایک اہم حصہ ہے اس کے بغیر انسانی زندگی کی جائز پیدائش نہیں ہو سکتی۔ وہ پیدائش جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ پس یہ رشتے جو جوڑے جاتے ہیں یہ صرف دو بندھن نہیں، لڑکے اور لڑکی کا آپس میں ایک تعلق ہونا اور اختلاط ہونا نہیں بلکہ اس سوچ کے ساتھ ہونے چاہئیں کہ آئندہ نسل اس سے چلنی ہے اور ایک احمدی مسلمان کو لڑکے کو بھی اور لڑکی کو بھی اس سوچ کے ساتھ نکاح کے وقت، شادی کے وقت، اس رشتہ کے بندھن کے وقت اپنے ذہن کو تیار کرنا چاہئے کہ آئندہ جو نسلیں بھی، انشاء اللہ تعالیٰ، ہماری پیدا ہوں گی وہ ایسی ہوں جو اسلام پہ چلنے والی ہوں، اسلام کے حکم پر چلنے والی ہوں، خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والی ہوں اور اسی طرح حقوق اللہ اور اس کے ساتھ حقوق العباد ادا کرنے والی ہوں۔ جب یہ سوچ ہو گی تو خود لڑکا اور لڑکی بھی اپنی زندگیوں کو اس نہج پر چلانے کی کوشش کریں گے، اس طریقہ پر چلانے کی کوشش کریں گے، اس طرح گزارنے کی کوشش کریں گے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم عطا فرمایا ہے۔ اور اس زمانہ میں ایک احمدی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے والا ہے وہ تو ایک عہد کرتا ہے کہ میں اپنی تمام زندگی اس طرح گزاروں گا جس طرح خدا تعالیٰ نے حکم عطا فرمایا ہے۔ وہ زندگی گزاروں گا جو قرآن اور سنت کے مطابق ہو گی اور یہ عہد، عہد بیعت میں بھی ہم کرتے ہیں اور ہر تنظیم یہ عہد اپنے عَہدوں میں بھی کرتی ہے۔ پس یہ سوچ ہر احمدی کی اور خاص طور پر وہ لوگ جن کے پرانے خاندان ہیں، جو واقفین زندگی کے بچے ہیں یا خود واقف زندگی ہیں یا ان خاندانوں میں سے ہیں جن کے بڑوں نے احمدیت کی خاطر بڑی قربانیاں دیں ہیں، ان کی ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: پہلا اعلان جو میں نے کیا ہے (عزیزہ فریحہ خان صالح محمد خان صاحب کی بیٹی ہیں) یہ بھی دین سے تعلق رکھنے والا ایک خاندان ہے۔ انہوں نے ساری عمر ربوہ میں گزاری۔ بچی کے دادا بھی بڑے نیک مخلص انسان تھے۔ اسی طرح عزیزم منیب احمد مکرم میر عبدالرشید تبسم صاحب کے بیٹے ہیں جو واقف زندگی تھے۔ مبلغ سلسلہ رہے ہیں۔ جب میں گھانا میں تھا تو میرے ساتھ وہاں بڑا لمبا عرصہ رہے، اس وقت ہم نے اکٹھے وقت گزارا ہے۔ پھر یہاں ہالینڈ میں بھی رہے ہیں، پھر پاکستان میں مختلف جگہوں پر رہے۔ ان کی وفات ہو چکی ہے۔ عزیز کے اَور رشتہ دار بھی واقف زندگی ہیں اور اس کا ننھیال بھی اس خاندان میں سے ہے جہاں کی بچی ہے یعنی فتح محمد خان صاحب جو بچی کے دادا ہیں وہ اس لڑکے کے نانا ہیں۔ تو اس لحاظ سے یہ جماعت کے ساتھ ایک پرانا تعلق والا خاندان ہے۔ پس اس چیز کو بھی ہمیشہ ان کو اپنے سامنے اور مدّنظر رکھنا چاہئے کہ ہم نے اپنے آباؤ اجداد کی نیکیوں کو جاری رکھنا ہے اور نہ صرف جاری رکھنا ہے بلکہ ان میں بڑھنے کی کوشش کرنی ہے تا کہ آئندہ نسلیں بھی نیک اور صالح پیدا ہوں اور اس مقصد کو پورا کرنے والی ہوں جس کی خاطر ہمارے بڑوں نے قربانیاں دیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آئے اور اپنی زندگیاں

گزاریں۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرا نکاح عزیزم ہمایوں اپل کا ہے جیسا کہ میں نے کہا یہ واقف زندگی ہے۔ جامعہ میں طالبعلم ہے۔ اور یہ اور بچی عزیزہ ثمرین یہ دونوں آپس میں رشتہ دار بھی ہیں جس طرح پہلے بچہ اور بچی دونوں آپس میں رشتہ دار تھے اسی طرح یہ دونوں لڑکا اور لڑکی نسیم باجوہ صاحب کے بھانجے اور بھانجی ہیں۔ ان کے خاندان میں بھی احمدیت بہت پرانی ہے۔ بلکہ اس لحاظ سے لڑکا بھی اور لڑکی بھی دونوں حضرت چوہدری حاکم علی صاحب چک 9 پنیار کے پڑنواسے اور پڑنواسی ہیں۔ اور چوہدری حاکم علی صاحب وہ تھے کہ جب ایک زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قادیان میں بعض ایسی مشکلات پیش آئیں کہ خیال تھا کہ شاید یہاں سے ہجرت کرنی پڑے تو اس وقت چوہدری حاکم علی صاحب نے اس بات کا اظہار فرمایا تھا کہ ہم آپ کا انتظام چک 9 پنیار میں کر دیں گے، وہاں ہجرت فرمائیں۔ لیکن پھر حالات ٹھیک ہو گئے اور ضرورت پیش نہیں آئی لیکن بہر حال ان میں ایک جذبہ اور قربانی تھی اور یہ کوئی معمولی کام نہیں، صرف یہ نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہم نے جگہ مہیا کر دینی ہے کہ ہجرت کر لیں۔ بلکہ ان کو پتہ تھا کہ ایک امام الزمان کو جب اپنے علاقہ میں لے کر جائیں گے، جب ان کی ہجرت ہو گی تو وہاں ان کی حفاظت کا بھی انتظام کرنا ہو گا اور ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو نبھانی ہو گی۔ لیکن یہ اخلاص و وفا میں ڈوبے ہوئے تھے، انہوں نے کہا کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں اور میرا خاندان اس ذمہ داری کو نبھائیں گے۔ پس اس لحاظ سے یہ دونوں بچہ اور بچی بھی ننھیال کی طرف سے بھی اور غالبًا ددھیال کی طرف سے بھی ایک پرانے احمدی خاندان سے تعلق رکھنے والے ہیں۔

پس اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ جو عہد ہمارے بڑوں نے کیا تھا ہم نے اس کو نبھانا ہے اور نبھاتے چلے جانا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور یہ بچہ جو اللہ کے فضل سے جامعہ میں ہے، واقف زندگی ہے اور انشاء اللہ ایک دو سال میں مبلغ بن کر نکلے گا، اپنے وقف کو بھی نبھانے والا ہو۔ اور واقفین زندگی کو خاص طور پر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ میری ذمہ داریاں دوسروں سے بہت بڑھ کر ہیں کیونکہ اس کا ایک نمونہ ہے جو اس نے نہ صرف اپنے گھر میں قائم کرنا ہے بلکہ اپنے ماحول میں بھی قائم کرنا ہے اور جس جگہ رہتا ہے وہاں بھی قائم کرنا ہے۔ ہر ایک کی نظر واقف زندگی پر ہوتی ہے۔ اچھا واقف زندگی علاقہ میں، اپنے معاشرے میں نیک تربیت کا باعث بنتا ہے۔ بغیر کچھ کہے اس کا عمل دوسروں کو متاثر کر رہا ہوتا ہے اور جو صحیح ذمہ داریاں نہیں نبھا رہا وہ دوسروں کے لئے ٹھوکر کا بھی باعث بنتا ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی ہر واقف زندگی کو خاص طور پر اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ ہم نے اپنے وقف کے حق ادا کرنے ہیں۔

اللہ کرے کہ یہ بچہ اس کا حق ادا کرنے والا ہو اور ہر واقف زندگی یہ حق ادا کرنے والا ہو۔ اور یہ دونوں رشتے ہر لحاظ سے بابرکت ہوں اور ان کی نسلوں میں بھی نیک اور صالح اور خادم دین پیدا ہوتے رہیں۔ اب ان چند الفاظ کے ساتھ میں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دونوں نکاحوں کے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا۔ رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور پھر فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

❁

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 30 مارچ 2012ء بروز جمعۃ المبارک مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو ہمارے جامعہ احمدیہ یوکے کے طالب علم، بلکہ اب تو مربی بن گئے ہیں ان کا ہے جو پہلی کلاس نکل رہی ہے اس میں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:۔ ہم جسے مربی یا مبلغ کہتے ہیں ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔ تبلیغ کا کام بھی ایک واقف زندگی مربی کا ہے جو جامعہ میں تعلیم حاصل کر کے نکلتا ہے، میدان عمل میں بھیجا جاتا ہے اور تربیت بھی اسی کا کام ہے۔ اس لحاظ سے بہت اہم ذمہ واری ہے ایک واقف زندگی مربی اور مبلغ کی کہ میدان عمل میں وہ ان تعلیمات کو آگے پھیلاتا ہے جو قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ ان باتوں کو آگے پھیلاتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں اور ہم تک پہنچیں۔ ایسی روایات جو باقاعدہ ہیں، جن کی کوئی حیثیت ہے، جن کا کوئی مقام ہے کیونکہ بعض روایات ایسی ہیں جو غلط طریقہ سے بھی پہنچتی ہیں۔ پھر اس سنت پر عمل کرنے کی طرف تلقین کرتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ پھر اس زمانہ میں زمانہ کے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتوں کو آگے پہنچانا اور آپ کی نصائح کو آگے پہنچانا، قرآن اور حدیث کی تعلیم کی وہ تشریح اور وضاحتیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی ہیں ان کو آگے پہنچانا۔ تو یہ ایک مربی کا بہت بڑا کام ہوتا ہے جو اس نے کرنا ہے۔ جو اس کی ذمہ واری ہے۔ غیروں کو بھی صحیح اسلامی تعلیم پہنچانا اور اپنوں میں بھی صحیح اسلامی تعلیم کو تربیت کے ذریعہ سے رائج کرنا۔

پس جب مربی کے ذمہ یہ کام ہیں تو اس کو ہمیشہ یہ خیال رہنا چاہئے کہ جہاں تک تبلیغ کا سوال ہے جب وہ اسلام کی تعلیم پھیلائے، تبلیغ کرے، بڑے بڑے جو مسائل ہیں ان کے علاوہ بعض ایسی باتیں ہوتی ہیں جو اخلاق سے تعلق رکھتی ہیں، جو دوسروں کو پسند آجاتی ہیں تو ان پر خود عمل کرنے والا بھی ہو۔ اسی طرح تربیت کرتے ہوئے جو باتیں جماعت کے افراد کو کہے، جو نصیحت کرے ان پہ خود عمل کرنا والا بھی ہو۔ اور جماعت کے اندر جو بہت سارے مسائل ہیں، ان میں سے ایک مسئلہ جو اب عموماً زیادہ پیدا ہونے لگ گیا ہے، میاں بیوی کے تعلقات کا ہے۔ وہ معاشرتی تعلقات جو میاں اور بیوی دونوں طرف سے، لڑکے اور لڑکی دونوں طرف سے خاندانوں کے ساتھ بھی وابستہ ہیں اور پھر آپس کے جو رہن سہن ہیں، آپس کی گھریلو زندگی ہے اس سے بھی وابستہ ہیں۔ پس اس لحاظ سے مربی کو ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے کہ میں نے حتی الوسع ایک تو اس تعلیم سے دُور نہیں ہٹنا جو قرآن اور حدیث اور سنّت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ہم تک پہنچی ہے۔ دوسرے اس دائرہ کے اندر رہتے ہوئے بیوی کے جو حقوق ہیں وہ مَیں نے ادا کرنے ہیں۔ اور اسی طرح جو لڑکی واقف زندگی سے شادی کرنا چاہتی ہے یا لڑکی کے جو والدین اپنی بیٹی کو واقف زندگی سے بیاہنا چاہتے ہیں ان دونوں کو یہ خیال رہنا چاہئے، لڑکی کو یہ کہ میں واقف زندگی کے ساتھ شادی کر رہی ہوں تو مَیں نے جہاں بھی اور جس طرح بھی ایک مبلغ یا مربی رکھا جائے، بھیجا جائے، جن حالات میں بھی رکھا جائے وہاں اگر ساتھ بھیجا جائے تو اس کے ساتھ گزارا کرنا ہے اور اگر ساتھ نہیں بھیجا جاتا تو پھر جتنا عرصہ بھی علیحدہ رہنا ہے میں نے خاموشی اور صبر سے یہ دن گزارنے ہیں اور کسی قسم کا شکوہ نہیں کرنا۔ کوئی مطالبہ مربی سے نہیں ہو گا۔ اسی طرح لڑکی کے والدین جو ہیں ان کو بھی ہمیشہ یہ خیال رکھنا چاہئے کہ واقف زندگی سے بیاہنے کے بعد غیر ضروری مطالبات نہیں ہونے چاہئیں۔ کیونکہ عموماً جہاں جھگڑے اٹھتے ہیں والدین بھی اس میں Involve ہو جاتے ہیں۔ پس دونوں طرفوں کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ ہم نے اس رشتہ کو اس طرح نبھانا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے اور تقویٰ سے کام لیتے ہوئے، ایک دوسرے کے جذبات کا بھی خیال رکھنا ہے، ایک دوسرے کی ضروریات کا بھی خیال رکھنا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ رشتہ جو آج قائم ہو رہا ہے ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور اتنے پیار اور محبت اور خلوص سے یہ رشتہ قائم رہے کہ مربی سلسلہ کو یکسوئی سے کام کرنے کا موقعہ ملتا رہے۔ اور آئندہ نسلیں بھی اس نیک تربیت کی وجہ سے جو ایک مربی کے گھر کے ماحول میں ہونی چاہئے نیک اور صالح پیدا ہوں۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ ان چند الفاظ کے بعد میں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔ بچی کا نام ہے عزیزہ ہما حفیظ بنت مکرم عبد الحفیظ صاحب جرمنی اور لڑکے کا نام ہے عزیزم محمد بشارت ابن مکرم انور حسین صاحب بیلجیم۔ یہ نکاح ساڑھے تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

❁

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود
RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007, ITKAR SOC, SURESH NAGAR, R.T.O,
ANDHERI (WEST), MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
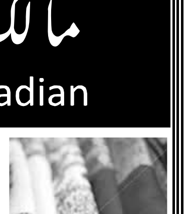
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا

صدیق اشرف علی موگرال۔کیرالہ

رسول کریم ﷺ کی ازواج مطہرات میں اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔آپ کی تعلیم وتربیت حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی جلیل القدر ہستی کے ذریعہ ہوئی۔آپؓ حضرت عائشہؓ کی پیدائش سے چارسال قبل ہی اسلام قبول کر چکے تھے۔چھوٹی عمر میں ہی رسول کریم ﷺ کے وجود سے منسلک ہوکر حضرت عائشہؓ کا وجود ایک بابرکت وجود بن گیا اور آپ مجسم نور بن گئیں اور دنیا جہان کا چاند آپ کی زندگی کی رونق بن گیا۔

آپ نے رسول کریم ﷺ کی ہر حرکت و سکون کو غور سے دیکھا اور اُس انمول ہستی کی قربت سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔اپنے آپ کو رسول کریم ﷺ کے رنگ میں رنگین کرلیا۔تقویٰ وطہارت، نیکی اور علم میں سب سے اعلیٰ مقام حاصل کیا۔یہی وجہ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا نصف دین حضرت عائشہؓ سے سیکھو۔

حضرت خدیجہؓ سے گہرا تعلق:

آنحضرت ﷺ کو اپنی بیویوں میں سب سے زیادہ محبت حضرت خدیجہؓ سے تھی اور اس بات کا علم حضرت عائشہؓ کو بھی تھا اور ان کے دل میں یہ خواہش ہوتی تھی کہ میں بھی آپؐ کا ایسا ہی قرب اور آپ کی ایسی ہی محبت حاصل کروں اور آپؐ کی ایسی خدمت کروں جیسی حضرت خدیجہؓ نے کی تھی۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اگرچہ کہ میں نے حضرت خدیجہؓ کو نہیں دیکھا۔مگر مجھ کو جس قدر ان پر رشک آتا کسی اور بیوی پر نہیں آتا جس کی وجہ یہ تھی کہ آپؐ اکثر ان کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ نے حضورؐ کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کیا۔ یارسول اللہ آپ کو خدا تعالیٰ نے بہت سی بیویاں عطا کی ہیں پھر بھی آپ ان کو یاد کرتے ہیں جو بہت پہلے فوت ہوچکی ہیں۔ یہ سن کر آپ آبدیدہ ہوگئے اور فرمانے لگے اے عائشہ! خدیجہ مجھ پر اس وقت ایمان لائی جب سب نے میرا انکار کیا اور اس نے اُس وقت میری تصدیق کی جب سب نے میری تکذیب کی اور اپنے مال سے میری مدد کی جب سب نے مجھے چھوڑ دیا اور خدا نے اس کے بطن سے مجھے اولاد کی نعمت عطا کی۔

اس رشک کے باوجود حضرت عائشہؓ کو حضرت خدیجہؓ کا بے حد احترام اور آپ سے بے حد پیار تھا کیونکہ حضرت عائشہؓ کو ہر اس وجود سے محبت تھی جس سے آپؐ پیار کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا سے بھی حضرت عائشہؓ کو بہت پیار تھا اور فرماتی تھیں کہ میں نے کسی کو حضرت فاطمہؓ سے زیادہ رسول کریم ﷺ سے شکل وصورت اور چال ڈھال میں مشابہ نہیں دیکھا۔اُدھر حضرت فاطمہؓ کو بھی حضرت عائشہؓ سے بیحد لگاؤ تھا اور ان سے ہر بات کرلیتی تھیں اور حضور ﷺ تک کوئی بات پہنچانی ہوتی تو وہ حضرت عائشہؓ کے ذریعہ پہنچاتی تھیں۔آپ کی رازدار بھی تھیں۔حضرت خدیجہؓ کے بارے میں بہت ساری روایتیں حضرت عائشہؓ نے ہی بیان کی ہیں۔مثال کے طور پر قرآنی وحی کے ابتدائی حالات رسول کریم ﷺ کو حضرت خدیجہؓ کا تسلی دینا کہ خدا آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔آپ تو نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک ہیں وغیرہ وغیرہ۔اور پھر آپؐ کو لیکر اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس جانا وغیرہ ان سب کی راویہ حضرت عائشہؓ ہی ہیں۔

حضرت عائشہؓ کا بلند روحانی مقام:

حضرت نبی کریم ﷺ کا حضرت عائشہؓ کے ساتھ بہت قرب دیکھ کر بعض ازواج مطہرات نے عائشہؓ کے خلاف بعض باتیں کیں (لمبی حدیث ہے) تو آپ نے اپنی بیویوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم لوگ عائشہؓ کے سبب مجھے تکلیف پہنچاتی ہو حالانکہ مجھے کسی بیوی کے بستر میں خدا کی وحی نازل نہیں ہوتی سوائے عائشہؓ کے بستر کے۔(صحیح بخاری بحوالہ حدیقۃ الصالحین صفحہ 940)

غیر معمولی شہادت:

رسول کریم ﷺ کی زندگی ،آپ کی سیرت اور آپ کے اخلاق فاضلہ کا حضرت عائشہؓ نے گہرا مطالعہ کیا تھا اور بہت قریب سے آپؐ کو دیکھنے کی سعادت ملی تھی اور بہت چھوٹی عمر میں ہی خدا تعالیٰ نے آپ کو بہت ذہانت عطا کی تھی۔ چنانچہ جب ایک شخص نے آپؓ سے رسول کریم ﷺ کے اخلاق کے بارے میں دریافت کیا تو آپؓ نے بے ساختہ جواب دیا کان خلقہُ القرآن یعنی آپکے اخلاق قرآن کریم کی تعلیم کی عین تصویر ہیں۔آپؓ کا جواب کتنا سچا کتنا جامع تھا۔

حضرت عائشہؓ رسول مقبول ﷺ کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ کر آپ کی دلی کیفیت کا اندازہ کرلیتی تھیں۔حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں ۔

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہیں اور تا قیامت ہر آنے والے مومن کیلئے اسوہ حسنہ ہیں، آپ ﷺ کا ایسے حالات میں کیا عمل ہوتا تھا اور کیا حالت ہوتی تھی اس بارہ میں حضرت عائشہ سے ایک روایت ہے .... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب آسمان پر بادل گھر آتے تو آپ کا رنگ بدل جاتا اور آپ کبھی گھر میں داخل ہوتے اور کبھی باہر نکلتے کبھی آگے جاتے اور کبھی پیچھے۔اور جب بادل برس جاتا تو آپ کی گھبراہٹ ختم ہوجاتی۔ کہتی ہیں کہ یہ بات میں آپ کے چہرہ مبارک سے پہچان لیتی تھی۔ آپؓ فرماتی ہیں کہ ایک بار میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس گھبراہٹ کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا اے عائشہ یہ اس لئے ہے کہ کہیں یہ بادل قوم عاد پر عذاب لانے والے بادل جیسا نہ ہو۔‘‘

(خطبہ جمعہ 18 مارچ 2011ء۔بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 14 اپریل 2011)

خلیفہ وقت کی رضاء کیلئے غیر معمولی قربانی

جیسا کہ معلوم ہے کہ حضرت عائشہؓ کو رسول اللہ ﷺ سے بے انتہا محبت تھی۔آپؐ کا قرب آپؓ کو سب سے عزیز تھا۔آنحضرت ﷺ کو بھی حضرت عائشہؓ کی قربت عزیز تھی۔ وفات سے چند روز قبل جب حضورؐ سخت بیمار ہوئے تو دوسری ازواج مطہرات سے اجازت لیکر آپؐ نے حضرت عائشہؓ کے حجرہ میں قیام کرنے کا فیصلہ فرمایا۔آپ کو معلوم تھا کہ ان آخری گھڑیوں میں عائشہؓ ہی آپ کا ہر لحاظ سے خیال رکھ سکیں گی چنانچہ حضرت عائشہؓ ہی کی گود میں سر رکھے آپ اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔ رفیق الاعلیٰ رفیق الاعلی کہتے ہوئے اپنی جان خدا کے سپرد کردی۔پس حضرت عائشہؓ کی کیا شان کہ انہی کے حجرہ کو آپ نے آخری آرام گاہ بنایا اس چھوٹے سے حجرہ میں پھر خلیفہ اول حضرت ابوبکرؓ اپنے یار غار کے پہلو میں جاسوئے۔اب اس حجرہ میں ایک ہی قبر کی جگہ باقی تھی۔جس کی ہر پہلو سے حقدار حضرت عائشہؓ تھیں۔ دنیا جہاں کی دولت اور خوشیوں کے مقابلہ میں آپؓ اس حق کو کسی کے لئے قربان نہیں کرسکتی تھیں بلکہ ایسا سوچ بھی نہیں سکتی تھیں۔قربان جائیے اس عظیم ہستی پر جب حضرت عمرؓ خلیفہ وقت نے عائشہ سے دریافت کیا کہ اگر آپؓ اجازت دیں تو میں نبی کریم ﷺ کے پہلو میں لیٹ جاؤں۔حضرت عائشہؓ نے اپنی ساری ترجیہات کو خلیفہ وقت کی آرزو پر قربان کردیا۔اللہ تعالیٰ حضرت عائشہ پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے آمین۔

دعائے مغفرت:

انسان کی آرزوؤں اور تمناؤں کی انتہا نہیں۔ بہت مشکل ہے کہ انسان یہ طے کرے اس کی سب سے بڑی آرزو کیا ہے اور اس آرزو کی انتہا کیا ہے۔ میں خدا سے مانگوں تو کیا مانگوں۔ یہی خیال حضرت عائشہ کے دل میں بھی پیدا ہوا۔ چنانچہ آپ نے ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا یارسول اللہ میں جانتی ہوں کہ خدا تعالیٰ ہماری بہت ساری دعاؤں کو سنتا ہے لیکن وہ سب سے قیمتی سب سے نایاب اور مقبولیت کی وہ گھڑی جس کو لیلۃ القدر کہتے ہیں، جو ہزاروں راتوں سے قیمتی اور سب مقبول گھڑیوں سے مقبول گھڑی ہے اگر وہ خوش قسمتی سے مجھ کو نصیب ہو جائے تو میں اپنے پیارے خدا سے کیا مانگوں۔آپ نے فرمایا اے عائشہ اگر وہ خوش بخت گھڑی تجھ کو میسر آجائے تو یوں دعا کرنا اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یعنی اے میرے پیارے خدا تو مجسم عفو ہے اور عفو کو پسند کرتا ہے تو مجھے بھی معاف کردے۔آمین۔حضرت عمرؓ نے بھی بستر مرگ پر اسی مفہوم کی دعا کی تھی۔لَا لِیْ وَلَا عَلَیَّ۔اے خدا میں تجھ سے اپنی کسی نیکی کا بدلہ نہیں چاہتا۔پس تو میری کسی کوتاہیوں کی باز پرس نہ کیجیو۔تو بس مجھے بخش دے۔

احمدی عقائد اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا

رسول کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ وہ امت کیونکر ہلاک ہوسکتی ہے جس کے اوّل میں میں اور آخر میں مسیح موعود ہے۔اور آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ جب امام مہدی آئے تو برف پر چل کر بھی ان کے پاس جانا پڑے تو جانا ان کے ہاتھ پر بیعت کرنا اور ان کو میرا سلام کہنا۔ظاہر ہے کہ رسول کریم ﷺ جانتے تھے کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور اسلام کی ترقی مسیح موعودؑ کی بعثت سے وابستہ ہے۔یہی وجہ ہے کہ مسیح موعود و امام مہدی کے قبول کرنے کی راہ میں احمدیوں اور دیگر مسلمانوں کے درمیان جو اختلافی مسائل ہیں جیسے وفات مسیح اور فیضان نبوت ان دونوں مسئلوں میں حضرت عائشہؓ نے نہایت واضح اور قطعی موقف قائم کیا تھا اور نہایت وضاحت سے اپنی رائے بیان کی تھی۔

وفات مسیح:

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا عیسیٰ علیہ السلام کی عمر 120 سال تھی اور ایسا ہی ایک اور روایت میں فرماتی ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہر نبی اپنے سے پہلے نبی کی عمر سے آدھی سے زیادہ عمر زندہ رہا اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ میری عمر قریباً ساٹھ سال یا اس کے آس پاس ہوگی کیوں کہ عیسیٰ علیہ السلام 120 سال زندہ رہے۔

(حدیقۃ الصالحین صفحہ 859)

اسی طرح ایک لمبی حدیث میں جس میں حضرت ابوبکرؓ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُل کی روشنی میں آپ سے قبل جملہ انبیاء بشمول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے صحابہ کرام کو صبر کی تلقین فرماتے ہیں۔ چنانچہ اس بات پر تمام صحابہ کا اجماع وفات مسیح پر ثابت ہوتا ہے اس حدیث کی راویہ بھی حضرت عائشہؓ ہی ہیں۔

(تکملہ مجمع البحار صفحہ 85 بحوالہ حدیقۃ الصالحین صفحہ 956)

فیضان نبوت اور اجراء نبوت:

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹوٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

اس سلسلہ میں حضرت عائشہ ؓ کا قول قُوْلُوْا خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ (تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵)

یعنی تم رسول کریم ﷺ کو خاتم النبیین کہو مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔آپ کا یہ قول اس موضوع پر حرف قاطع کی حیثیت کا حامل ہے جس کو مفسرین و محدثین اور علماء اسلام نے بڑی اہمیت کے ساتھ درج کیا ہے اور انکے اس موقف سے اتفاق کیا ہے اللہ تعالیٰ حضرت عائشہ ؓ کے درجات کو بلند کرے اور رسول کریم ﷺ کے قرب میں جگہ دے آمین۔

اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مقام نہایت بلند تھا۔رسول کریم ﷺ کی ازواج مطہرات میں آپؓ کو یہ خصوصیت حاصل تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ کو محفوظ رکھنے اور اُمت مسلمہ تک اس امانت کو عمدگی سے پہنچانے میں آپ نے اعلیٰ کردار ادا کیا ہے آنحضرت ﷺ سے جب آپ ؓ کی شادی ہوئی تو آپ کی عمر تقریباً 11-12 سال تھی اور جب آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی تو آپؓ کی عمر تقریباً 21 یا 22 سال تھی۔اس چھوٹی عمر میں اور اس مختصر عرصہ میں آپؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کچھ سیکھا کہ جس کو دیکھ کر عقل حیران رہ جاتی ہے۔ایسا لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپؓ کے دل کو علم سمیٹنے کیلئے پیدا کیا تھا۔علم و معرفت کے خزانے اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کئے تھے۔آپؓ کا وجود پروقار اور پرحکمت تھا۔احادیث روایت کرنے والوں میں آپؓ کا تیسرا نمبر ہے۔ صرف روایت ہی نہیں بلکہ اللہ نے آپ کو درایت سے بھی وافر حصہ عطا کیا تھا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نصف دین عائشہ سے سیکھو، آپ کے دینی فہم کا اس سے ہی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد خلافت راشدہ کے دور میں آپ تمام خلفاء کرام کی دستِ راست بنی رہیں اور ایک لمبے عرصہ تک علم و معرفت کے خزانے لٹاتی رہیں۔ 67 سال کی عمر میں فوت ہوئیں۔اخلاق فاضلہ کا ایک اعلیٰ مقام پایا۔حضرت عروہ بن زبیرؓ عائشہؓ کے بارے میں روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’میں نے شریعت کے حلال و حرام، قرآنی معارف، دین کے فرائض، فقہ، شاعری، طب، تاریخ العرب میں کسی کو عائشہؓ سے بڑھ کر نہیں پایا۔‘‘

باادب باوقار:

حضرت عائشہؓ بہت باریک بین بہت حساس بہت نازک مزاج تھیں اس کے باوجود پروقار باعظمت اور باادب تھیں ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اے عائشہ جب تم مجھ سے خفا ہوتی ہو یا جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو مجھے پتہ لگ جاتا ہے۔ حضرت عائشہ نے پوچھا یارسول اللہ وہ کیسے؟ آپؐ نے فرمایا جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو تم کہتی ہو محمدؐ کے ربّ کی قسم اور جب تم مجھ سے خفا ہوتی ہو تو کہتی ہو ابراہیم کے ربّ کی قسم۔

آپؐ کا حضرت عائشہ کی دلداری کرنا :

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک سفر میں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں۔حضورؐ اور حضرت عائشہؓ نے دوڑ میں مقابلہ کیا۔حضرت عائشہؓ آگے بڑھ گئیں۔لیکن ایک اور موقع پر جب کہ وہ کچھ موٹی ہوگئی تھیں، پھر دوڑ میں مقابلہ ہوا۔حضرت عائشہؓ کہتی ہیں اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور حضورؐ نے فرمایا اے عائشہ! اس مقابلے کا بدلہ اتر گیا۔(مقصد یہ ہے کہ حضورؐ اپنے اہل سے دِلداری کا سلوک فرمایا کرتے تھے)

حکمتوں کے موتی بکھیرنے والی:

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے حکمتوں کے جو بے شمار موتی بیان فرمائے ان بیش قیمت اور بے بہا موتیوں کو چن چن کر حضرت عائشہ نے دلنشین انداز میں ہم تک پہنچایا جو قیامت تک مومنوں کیلئے راہ ہدایت رہیں گی۔ چند مثالیں ذیل میں بیان کی جاتی ہیں۔

حسن صورت حسن سیرت:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا سکھائی اے اللہ جس طرح تو نے میری شکل و صورت اچھی اور خوبصورت بنائی ہے اسی طرح میرے اخلاق و عادات بھی اچھے بنادے (مسند احمد) بظاہر یہ کتنی آسان دُعا ہے مگر حقیقتاً کتنی اہم دُعا ہے اور کتنی پیاری دعا ہے اس دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں ہمارے اخلاق بھی پیارے بن جائیں گے اور ماحول بھی پیارا ہوجائے گا۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو کبھی بھی قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ کا ہنسنا تبسم کے انداز کا ہوتا تھا۔(بخاری کتاب الادب)

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسواک کرنا منہ کی پاکیزگی اور خدا کی رضاء کا موجب ہے۔(نسائی)

حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جہاں تک ہوسکے تمام کام دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے یہاں تک کہ وضو، غسل، کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں بھی دائیں طرف کو ترجیح دیتے تھے۔(ابوداؤد)

ایسا ہی حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ سخی اللہ کے قریب اور لوگوں سے قریب اور جنت سے قریب ہوتا ہے اور دوزخ سے دور ہوتا ہے۔ اس کے برعکس بخیل اللہ سے دور اور جنت سے دور ہوتا ہے لیکن دوزخ کے قریب ہوتا ہے (بخاری)

حضرت ام ھانی ؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔اے عائشہ تمہارا اشعار قرآن کریم اور علم ہو (مسند الامام الاعظم)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو وہی عمل پسند ہے جس پر میانہ روی اور مستقل مزاجی سے عمل کیا جائے (ابن ماجہ)

رسول کریمؐ کی رات کی عبادات کی عینی شاہد

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم امت کیلئے اسوہ حسنہ تھے دن کے مشاغل کے تو صحابہ گواہ تھے مگر رات کی تنہائیاں جو آپ نے خدا تعالیٰ کی عبادات میں گزاریں ان کے بارے میں حضرت عائشہؓ کی گواہی کو بہت وقعت حاصل ہے۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپؐ کی کوئی رات بھی خدا تعالیٰ کی عبادت اور اس کے حضور گریہ زاری سے خالی نہ جاتی تھی بلکہ رات کا بیشتر حصہ اپنے پیارے اللہ کی عبادت میں گذرتا تھا۔ آپؓ فرماتی ہیں کہ رات کو نوافل کی نماز پڑھتے پڑھتے آپ کے پاؤں متورم ہوجاتے تھے۔ ایک بار میں نے کہا یارسول اللہ خدا تعالیٰ نے تو آپؐ کی اگلی پچھلی سب خطائیں معاف کردی ہوئی ہیں پھر آپ اسقدر تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں۔آپ نے فرمایا اے عائشہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے ان بے پایاں احسانات کے بدلہ میں اس کا شکر گذار بندہ نہ بنوں۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہمارا کمرہ بہت چھوٹا تھا نبی کریم ﷺ رات کو نفل کی نماز ادا کرتے ہوئے جب سجدہ میں جاتے تو میں اپنا پاؤں سکیڑ لیا کرتی تھی اور جب آپ کھڑے ہوجاتے تو پھر سے اپنا پاؤں آگے کرلیا کرتی تھی۔

ایک بار حضرت عائشہؓ نے دیکھا کہ آپ ﷺ بستر سے غائب ہیں۔ میں گھبرا کر باہر نکلی اور آپ کو تلاش کرنے لگی تو کیا دیکھتی ہوں کہ آپ ایک خلوت میں خدا کے حضور سجدہ ریز ہیں۔

ایک بار آپؐ نے حضرت عائشہ سے فرمایا اے عائشہ اگر تم اجازت دو تو میں آج کی رات خدا تعالیٰ کے حضور نفل نماز ادا کرتے گذاردوں۔

صبر وقناعت کا عظیم مرتبہ:

رسول کریم ﷺ کے ساتھ زندگی گذارتے ہوئے آپؓ نے بھی تکلیف اور مصیبت کو صبر سے جھیلنے کا طریقہ سیکھ لیا تھا اور قناعت کا اعلیٰ نمونہ قائم کیا تھا آپ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں کئی بار ایک ایک مہینہ تک ہمارے گھروں میں چولہا نہ جلتا تھا اور کھجور اور دودھ پر ہی ہم گذارہ کرتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ تفسیر کبیر میں حضرت عائشہؓ کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں :

’’جب کسریٰ کو شکست ہوئی اور مالِ غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا تو اُن میں کچھ ہوائی چکیاں بھی تھیں جن سے باریک آٹا پیسا جاتا تھا۔اس سے پہلے مکہ اور مدینہ کے رہنے والے سل بٹا پر دانوں کو پیس لیا کرتے اور پھونکوں سے اُس کے چھلکے اُڑا کر روٹی پکا لیا کرتے تھے۔ جب مدینہ میں ہوائی چکیاں آئیں اور ان سے باریک میدہ تیار کیا گیا تو حضرت عمرؓ نے حکم دیا کہ پہلا آٹا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پیش کیا جائے تاکہ سب سے پہلے آپ ہی اس آٹے کی نرم نرم روٹی کھائیں۔ چنانچہ آپ کے حکم کے مطابق وہ آٹا حضرت عائشہؓ کی خدمت میں پیش ہوا۔آپ نے ایک عورت کو دیا کہ وہ اسے گوندھ کر روٹی تیار کرے۔ جب میدہ کے گرم گرم اور نرم نرم پھلکے تیار کرکے آپ کے سامنے لائے گئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے ایک لقمہ توڑا اور اپنے منہ میں رکھ لیا مگر وہ لقمہ ابھی آپ نے اپنے منہ میں ڈالا ہی تھا کہ آپ کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسوں گرنے لگے۔ دیکھنے والی عورتیں حیران رہ گئیں کہ آپؓ کے آنسو کیوں گرنے لگے ہیں چنانچہ کسی نے آپ سے پوچھا خیر تو ہے یہ کیسی عمدہ اور نرم روٹی ہے اور آپ کے گلے میں پھنس رہی ہے۔انہوں نے جواب دیا میرے گلے میں یہ روٹی اپنی خشکی کی وجہ سے نہیں پھنسی بلکہ اپنی نرمی کے باعث پھنسی ہے۔رنج کے واقعات نے مجھے رنجیدہ نہیں بلکہ خوشی کی گھڑیوں نے مجھے افسردہ بنادیا ہے۔ایک زمانہ تھا جب محمد ﷺ ہم میں موجود تھے انہی کی برکت سے آج یہ نعمتیں ہمیں میسر ہیں مگر آپ کا یہ حال تھا کہ مدتوں گھر میں آگ نہیں جلتی تھی اور اگر روٹی پکتی بھی تو اس طرح کہ ہم سل بٹہ پر غلہ پیس لیا کرتے اور پھونکوں سے اُس کے چھلکے اڑا کر روٹی پکا لیا کرتے۔ مجھے خیال آتا ہے کہ یہ نعمتیں جس کے طفیل ہمیں میسر آئی ہیں وہ تو آج ہم میں نہیں کہ ہم یہ نعمتیں اُس کے سامنے پیش کرتے اور دولتیں اُس کے قدموں پر نثار کرتے۔ لیکن ہم جن کا ان کامیابیوں کے ساتھ کوئی بھی تعلق نہیں ان نعمتوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ یہ خیال تھا جس نے مجھے تڑپا دیا اور جس کی وجہ سے میدے کا نرم نرم لقمہ بھی میرے گلے میں پھنس گیا۔‘‘

(تفسیر کبیر سورۃ الشّمس صفحہ 16-17 جلد 9)

روایت میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام رسول کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے اس موقعہ پر حضرت عائشہ کو آپؐ کی قربت کا شرف حاصل تھا۔آپؐ نے فرمایا اے عائشہ! جبرائیل تم کو سلام کہتے ہیں۔بجاطور پر حضرت عائشہ بہت خوش ہوئیں اور سلام کا جواب عرض کیا، اللہ اللہ حضرت عائشہ کی کیا شان ہے۔ جبرائیل آپ کو سلام کہتے ہیں۔ اللہ کرے جبرائیل کا سلام ان کو ہمیشہ پہنچتا رہے۔اور آخرت میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ قربت آپ کو حاصل رہے۔آمین ثم آمین۔

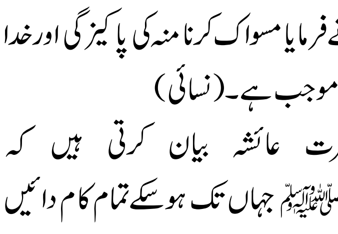
M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 9؍جولائی 2013ء بروز منگل بوقت 11:00 بجے صبح مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر عزیزم احمد شاز ربی (ابن مکرم حافظ فضل ربی صاحب۔استاد جامعہ احمدیہ یوکے) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

عزیزم احمد شاز ربی 5؍جولائی 2013ء کو 15 سال کی عمر میں وفات پاگئے تھے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ عزیز 6 سال کی عمر سے ہی ایک اعصابی بیماری میں مبتلا تھے جو بتدریج بڑھتی گئی۔تاہم پھر بھی دسمبر 2012ء تک سکول جاتے رہے۔بہت ذہین، خوش اخلاق اور ملنسار نوجوان تھے۔

اس کے ساتھ بعض مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(1) مکرم مولوی محمد نذیر مبشر صاحب (واقف زندگی۔قادیان) 26؍جون 2013ء کو 49 سال کی عمر میں برین ٹیومر کے عارضہ سے وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ آپ نے 20 سال سے زائد عرصہ ایک کامیاب اور فعال مبلغ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔گزشتہ 4 سال سے نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن و وقف عارضی) میں خدمت بجا لا رہے تھے۔بہت نرم مزاج، دعا گو، مخلص اور نیک وجود تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں ضعیف والدہ اور اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔مرحوم کے سب بچے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں نیز آپ کے دو بھائی بھی مربیان سلسلہ ہیں۔

(2) مکرمہ امۃ الحفیظ شہناز صاحبہ (اہلیہ مکرم عطاء المنان صاحب مرحوم۔ربوہ) 7؍جون 2013ء کو 79 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ حضرت مولوی عبدالمغنی صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی اور جلیل القدر صحابی حضرت مولوی برہان الدین صاحبؓ جہلمی کی پڑنواسی تھیں۔مرحومہ بے شمار خوبیوں کی مالک تھیں۔نہایت دعا گو، نیک، کثرت سے ذکر الٰہی کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔اپنے حلقہ میں سیکرٹری مال لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن کی چچی تھیں۔

(3) مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد یوسف چینی صاحب مرحوم۔ربوہ) 11؍مئی 2013ء کو لمبی علالت کے بعد 76 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نے بیماری کا لمبا عرصہ نہایت صبر سے گزارا مگر کبھی حرف شکایت زبان پر نہ لائیں۔آپ کا خلافت سے وفا اور عشق کا تعلق تھا۔مرحومہ نہایت دعا گو، نمازوں کی پابند، صابرہ و شاکرہ، سب سے پیار کرنے والی اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔پسماندگان میں تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم حافظ سعید الرحمن صاحب مربی سلسلہ (رشین ڈیسک۔لندن) کی خوشدامن تھیں۔

(4) مکرمہ نصرت رحیم صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالرحیم خان صاحب۔ڈیرہ غازیخان) 13؍مئی 2013ء کو 75 سال کی عمر میں ملتان میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ بہت نیک، دعا گو، صوم و صلوٰۃ کی پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، ہر ایک کی ہمدرد، مہمان نواز، غریب پرور، یتامیٰ کا خیال رکھنے والی مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔خلافت اور نظام جماعت سے محبت اور اخلاص کا تعلق تھا اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے دلی وابستگی کی تلقین کیا کرتی تھیں۔پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔مرحومہ مکرم بشیر احمد صاحب (دفتر PS لندن) کی خوشدامن تھیں۔

(5) مکرم کرنل ریٹائرڈ ضیاء الدین صاحب (راولپنڈی) 10؍مارچ 2013ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ فوجی ملازمت کے دوران آپ جہاں بھی گئے اپنے نیک نمونہ، شرافت اور دیانت کے باعث نیک نامی حاصل کی۔آپ نے 13 سال راولپنڈی کے حلقہ چکلالہ سکیم تھری میں بحیثیت صدر جماعت خدمت کی توفیق پائی۔بہت مخلص، حقوق اللہ اور حقوق العباد کو احسن رنگ میں بجالانے کے لئے ہمہ تن کوشاں رہنے والے وجود تھے۔خلافت سے نہایت اخلاص، محبت اور وفا کا تعلق تھا۔مرحوم موصی تھے۔

(6) مکرم ڈاکٹر ارشد احمد قریشی صاحب (لاہور) 27 جنوری 2013ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نیک، مخلص، نمازوں کے پابند، جماعتی خدمت کرنے والے، پُروقار، بااصول اور ہردلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔نظام جماعت اور خلافت سے محبت، اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔24 سال اپنے حلقہ میں محاصل کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(7) مکرم حسن محمد ڈوگر صاحب (پاکستان) 22؍اپریل 2013ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نہایت دلیر، جماعتی تحریکات اور مالی قربانی میں بھرپور حصہ لینے والے مخلص انسان تھے۔آپ کو فرقان فورس کے علاوہ حضرت مصلح موعودؓ کے عملہ حفاظت میں باڈی گارڈ کی حیثیت سے خدمت کی سعادت ملی۔

(8) مکرم منظور احمد چیمہ صاحب (مڑھ بلوچاں) 2؍فروری 2013ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ جماعتی خدمت اور مالی قربانی میں احسن طریق پر حصہ لینے والے مخلص انسان تھے۔اپنی جماعت میں زعیم انصار اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔نیز اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت بھی پائی۔

(9) مکرم شہادت احمد خان مانگٹ صاحب (پاکستان) 2؍جون 2013ء کو 66 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ ربوہ میں ہونے والے گھوڑ دوڑ اور نیزہ بازی کے ٹورنامنٹ میں مانگٹ اونچا کے احباب کے ساتھ شمولیت کیا کرتے تھے۔نہایت مہمان نواز، خوش مزاج، مالی قربانی اور دیگر تحریکات میں حصہ لینے والے مخلص انسان تھے۔مقامی جماعت میں صدر جماعت اور 1999ء میں امیر ضلع کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت بھی ملی۔

(10) عزیزم عبدالواثق (ابن مکرم عبدالخالق صاحب۔ربوہ) 18؍جنوری 2013ء کو کالج واپسی پر ایک حادثہ میں 18 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ ڈی کام کے طالب علم تھے۔بچپن سے ہی جماعتی ڈیوٹیاں دینے کا شوق تھا۔اپنے حلقہ میں خدام الاحمدیہ کے سائق اور معاون کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے تھے۔نماز باجماعت کے پابند، خاموش اور سنجیدہ طبع، ہمدرد اور مخلص نوجوان تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔آمین

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 23 جولائی 2013ء بروز منگل 11:30 بجے قبل دوپہر مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرم علی چوہدری صاحب (ابن مکرم ممتاز احمد چوہدری صاحب۔بالہم) کی نماز جنازہ پڑھائی۔

مکرم علی چوہدری صاحب (ابن مکرم ممتاز احمد چوہدری صاحب۔بالہم) 10 جولائی 2013ء کو 27 سال کی عمر میں ایک حادثہ میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کنگسٹن یونیورسٹی میں مکینیکل انجنیئرنگ کے طالب علم تھے۔حادثہ کے روز ہنسلو میں واقع اپنے فلیٹ میں سو رہے تھے کہ رات کے وقت فلیٹ میں آگ لگ جانے سے اندر ہی جل گئے۔آپ کے دادا حضرت چوہدری عنائت علی صاحبؓ، پڑدادا حضرت میر منشی حاکم علی صاحبؓ اور پڑنانا حضرت ملک احمد خانؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ تھے۔مرحوم نماز روزہ کے پابند، اپنوں اور غیروں سے حسن سلوک سے پیش آنے والے، نیک، صالح اور مخلص نوجوان تھے۔آپ بہت اچھے سپورٹس مین بھی تھے۔پسماندگان میں والدین کے علاوہ تین بہنیں اور چار بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔

اس کے ساتھ بعض مرحومین کی **نماز جنازہ غائب** بھی ادا کی گئی جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(1) مکرم ملک کرم دین بشیر صاحب (شمس آباد قصور) یکم جولائی 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ آپ نے لمبا عرصہ صدر جماعت اور سیکرٹری مال شمس آباد ضلع قصور کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔مرحوم موصی تھے۔آپ مکرم مشہود احمد صاحب مربی سلسلہ ضلع پشاور کے والد تھے۔

(2) مکرم ٹھیکیدار فضل دین صاحب (ربوہ) 24 جون 2013ء کو 93 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ آپ تعمیرات کے پیشہ سے منسلک تھے۔نہایت نرم مزاج، کم گو، مالی قربانی میں پیش پیش، صابر، متوکل اور نیک انسان تھے۔درثمین اور کلام محمود کی اکثر نظمیں یاد تھیں۔آپ کچھ عرصہ فرقان فورس میں رہے اور پھر حضرت مصلح موعودؓ کے عملہ حفاظت میں خدمت بجالانے کی سعادت ملی۔مرحوم موصی تھے۔آپ مکرم مدثر احمد مشرف صاحب ناظم تشخیص جائیداد ربوہ کے والد تھے۔

(3) مکرم محمد رفیق صاحب (ربوہ) 24 جون 2013ء کو 85 سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نے 15 سال سندھ میں حضرت مصلح موعودؓ کی زمینوں پر خدمت کی توفیق پائی۔اس کے علاوہ چھ سال قائد ضلع تھرپارکر (کنری) اور قاضی کی حیثیت سے بھی خدمت بجالانے کی سعادت ملی۔خلافت سے عشق اور وفا کا تعلق تھا۔مرحوم موصی تھے۔آپ مکرم کلیم احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ (نظارت اشاعت ربوہ) کے والد تھے۔

(4) مکرمہ امۃ الشافی محمود صاحبہ (اہلیہ مکرم محمود نصر اللہ خان صاحب مرحوم۔لاہور) 28 جون 2013ء کو طویل علالت کے بعد لاہور میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ آپ نمازوں کی پابند، کثرت سے ذکر الٰہی کرنے والی، جماعتی خدمت میں پیش پیش، صابرہ و

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر

Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

شاکرہ نیک خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

(5) مکرمہ خالدہ سلطانہ صاحبہ (اہلیہ مکرم منور احمد عباسی صاحب۔ ربوہ) 6جولائی 2013ء کو ڈیڑھ سال کی علالت کے بعد وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِ نَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ آپ نہایت مہمان نواز،خدمت گزار،سلیقہ شعار اور بہت سی خوبیوں کی مالک،مخلص، باوفا اور نیک خاتون تھیں۔جماعتی کاموں میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔شادی سے قبل لمبا عرصہ اپنے محلہ میں سیکرٹری ناصرات اور پھر شادی کے بعد لاہور کے حلقہ جوہر ٹاؤن میں سیکرٹری اصلاح وارشاد اور صدر حلقہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔اپنے بچوں کی بھی اچھی تربیت کی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب (مؤرخ احمدیت) کی بیٹی تھیں۔

(6) مکرمہ طاہرہ نسیم صاحبہ (اہلیہ مکرم لطیف احمد صاحب صدیقی۔ربوہ) 6جولائی 2013ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ آپ بے حد سادہ،ملنسار، با اخلاق،غریب پرور،مہمان نواز،صابرہ وشاکرہ،نیک اور دعا گو خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

(7) مکرمہ امۃ الحفیظ کوکب صاحبہ (اہلیہ مختار احمد صاحب گجر مرحوم۔ربوہ) 3جولائی 2013ء کو طویل علالت کے بعد 61 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ آپ حضرت فضل کریم صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی تھیں۔نہایت صابرہ و شاکرہ، ملنسار، مہمان نواز، نیک اور دعا گو خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

(8) مکرمہ منصورہ یحییٰ صاحبہ (اہلیہ مکرم پروفیسر سید محمد یحییٰ صاحب۔فیصل آباد) 18جون 2013ء کو لمبی بیماری کے بعد وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِ نَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ آپ نہایت شفیق، صابرہ وشاکرہ اور حوصلہ مند نیک خاتون تھیں۔لمبا عرصہ بطور صدر لجنہ اماء اللہ فیصل آباد شہر وضلع خدمت کی توفیق پائی۔نظام جماعت اور خلافت سے عشق، اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں 2 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(9) مکرم عبد الماجد خان صاحب (ابن مکرم عبد القادر خان صاحب۔ حلقہ راج گڑھ ،لاہور) 10 مئی 2013ء کو 66 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِ نَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ آپ حضرت چوہدری عبد الحی خان صاحبؓ کاٹھگڑھی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور حضرت چوہدری عبد اللہ صاحبؓ کے نواسے تھے۔نہایت ملنسار، کم گو،نمازوں کے پابند، نیک اور مخلص انسان تھے۔نظام جماعت اور خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔اپنی جماعت حلقہ راج گڑھ لاہور میں زعیم انصار اللہ اور سیکرٹری اصلاح و ارشاد کی حیثیت سے خدمت بجا لا رہے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔آپ مکرم عبد المغنی زاہد مربی سلسلہ لاہور کے برادر نسبتی تھے۔

(10) مکرم شیخ محمد صادق صاحب ۔(علی پور ضلع مظفرگڑھ) 14 جولائی 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ آپ پنجاب کے محکمہ انہار وتعمیرات میں کام کرتے تھے اور بہت اچھی شہرت کے مالک تھے۔نہایت منکسر المزاج،غریب پرور اور نیک انسان تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 6 بیٹیاں اور اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(11) مکرم منور اللہ قمر صاحب (راجن پور) 5جون 2013ء کو مختصر علالت کے بعد 39 سال کی عمر میں وفات پا گئےاِنَّا لِلّٰہِ وَ اِ نَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ آپ بہت ہمدرد، مہمان نواز، صلہ رحمی کرنے والے،نیک اور فعال انسان تھے۔دعوت الی اللہ کا بہت شوق رکھتے تھے اور کئی سعید روحوں کو احمدیت میں شامل کرنے کی توفیق پائی۔جماعت کے ساتھ نہایت اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔مرحوم موصی تھے۔ اہلیہ کے علاوہ 6 بچے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم جاوید اقبال ناصر صاحب مربی سلسلہ البانیہ کے چھوٹے بھائی تھے۔

(12) مکرمہ امۃ الرشید بشریٰ صاحبہ (اہلیہ مکرم ظفر احمد خان صاحب مرحوم۔راولپنڈی) یکم جولائی 2013ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پا گئیںاِنَّا لِلّٰہِ وَ اِ نَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ مکرم ملک عبدالرحیم صاحب مرحوم (اوورسیئر انہار نوشہرہ ککے زئیاں) کی بیٹی تھیں۔نہایت دعا گو، عبادت گزار، تہجد کی پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، نیک، با وقار اور غیور احمدی خاتون تھیں۔آپ کو حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ بچوں کی بہترین رنگ میں تربیت کی توفیق پائی۔ خلافت اور نظام جماعت سے وفا اور اخلاص کا تعلق تھا۔ایم ٹی اے پر باقاعدگی سے خطبہ جمعہ اور حضور انور کے خطابات سنا کرتی تھیں۔پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔آمین

......☆......

تربیتی اجلاس

❁۔جماعت احمدیہ رشی نگر میں مورخہ 19 جون 2014 کو بعد نماز مغرب، عشاء محترم عبد الرحمن ایتو صاحب کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد ہوا۔تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم مولانا محمد یوسف انور صاحب مبلغ دعوۃ الی اللہ شعبہ نور الاسلام قادیان نے دعوۃ الی اللہ کے طریق اور چند تربیتی امور پر خطاب کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (محمد مقبول حامد۔خادم سلسلہ رشی نگر۔کشمیر)

❁۔جماعت احمدیہ کڈلور تمل ناڈو میں مورخہ 19 جون 2014 کو محترم حسین خان صاحب کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسے کا انعقاد کیا گیا۔تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مختلف تربیتی مضامین پر تین تقاریر ہوئیں۔دعا کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (محمد سلیم معلم سلسلہ)

سات روزہ تربیتی کیمپ

جماعت احمدیہ گورسائی میں دوسرا سات روزہ تربیتی کیمپ مورخہ 17 جون 2014 کو نماز تہجد سے شروع ہوا۔افتتاحی پروگرام میں تلاوت ونظم کے بعد تربیتی کیمپ کی غرض وغایت کے متعلق تقریر ہوئی۔

اس تربیتی کیمپ میں روزانہ چھ کلاسز ہوتی رہی جن میں قرآن، حدیث، دینی معلومات منتخب دعائیں نظمیں اور جنرل نالج سکھایا گیا۔روزانہ بعد نماز مغرب وعشاء تربیتی موضوع پر تقاریر بھی ہوئیں۔

مورخہ 23 جون 2014ء کو بچوں کا تحریری و زبانی ٹیسٹ لیا گیا۔ صبح 11 بجے اختتامی تقریب زیر صدارت صدر جماعت احمدیہ گورسائی منعقد ہوئی جس میں طلبا میں انعامات تقسیم کئے گئے۔صدارتی خطاب اور دعا کے بعد اس کیمپ کا اختتام ہوئی۔ (مبلغ انچارج پونچھ)

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بھرتپور میں مورخہ 22 جون 2014 کو جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زیر صدارت محترم مولانا سفیر احمد شمیم صاحب نائب ناظم وقف جدید ارشاد منعقد ہوا۔تلاوت قرآن مجید مکرم قاری شفاعت اللہ منڈل صاحب معلم سلسلہ نے کی۔مکرم روح الشیخ متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ بعدازاں جناب ابوالحسن صاحب صدر جماعت برہمپور نے ”سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم“ کے موضوع پر، خاکسار نے ”خلافت کی ضرورت واہمیت کے موضوع پر، جناب عطاء الرحمن صاحب صدر جماعت بھرتپور نے سیرت صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر اور جناب مولانا ابو طاہر منڈل صاحب مبلغ انچارج مرشدآباد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔آخر پر جناب صدر اجلاس و مہمان خصوصی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت کے ایک پہلو ”تربیت اولاد“ کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (ظہیر الحسن ۔مرشدآباد)

❁۔ جماعت احمدیہ کیتھا میں مورخہ 18 جون 2014 کو بعد نماز عصر جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زیر صدارت مکرم عطاء الرحمن صاحب منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن مجید اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد مکرم شفیع الرحمن صاحب نے آپؐ کی مہمان نوازی اور سچائی کے موضوع پر خطاب کیا۔ بعدازاں خاکسار نے امام مہدی و مسیح موعودؑ کی آمد کی پیشگوئی کے متعلق اظہار خیال کیا۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔
(محمد سلیم معلم سلسلہ کیتھا)

تربیتی اجلاس وسرودھرم سمّیلن

سورو میں مورخہ 4 جون 2014 کو ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مرکزی نمائندگان محترم مولانا منیر احمد خادم صاحب ناظر اصلاح وارشاد (جنوبی ہند) اور مکرم عبد الوکیل نیاز صاحب نے خدام واطفال سے تربیتی موضوعات پر خطاب کیا۔ 25 جون 2014 کو بھدرک میں سرودھرم امن کانفرنس کا انعقاد ہوا جس میں غیر مسلم اور غیر احمدی معززین کو مدعو کیا گیا تھا۔مرکزی نمائندگان کے علاوہ غیر مسلم وغیر احمدی معززین نے بھی سامعین سے اظہار خیال فرمایا۔ 8 جون 2014 گڈپدا میں ایک تبلیغی جلسہ کا انعقاد ہوا۔ (شیخ ظہور احمد)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 20 جون 2014 بروز جمعۃ المبارک خاکسار کو بیٹی سے نوازا ہے۔ عزیزہ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام سائمہ مجید تجویز فرمایا ہے عزیزہ مکرم ڈاکٹر سید مجید عالم صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم محمد حفیظ اللہ صاحب مرحوم آف بنگلور کی نواسی ہے۔ بچی کی صحت وتندرستی کیلئے درخواست دُعا ہے۔

(سید شارق مجید سیکرٹری وقف نو، جماعت احمدیہ بنگلور۔کرناٹک)

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

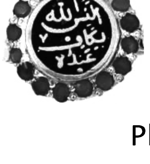

جے کے جیولرز۔کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

وصـــایا : منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر:7064 میں فردوس سلطانہ زوجہ مبارک احمد بیجاپوری قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر31 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ آثار شریف H.no.3-4-29 ڈاکخانہ یادگیر ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ10 مارچ 2014ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک تولہ سونا (10 گرام) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مصور احمد دنڈوتی الامۃ: فردوس سلطانہ گواہ: طاہر احمد اماپوری

مسل نمبر:7065 میں مبارک احمد بیجاپوری ولد محمد اسماعیل بیجاپوری قوم احمدی مسلمان پیشہ میکینک تاریخ پیدائش 24 اپریل 1973 پیدائشی احمدی ساکن H.no.3-4-29 محلہ آثار شریف ڈاکخانہ یادگیر ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 مارچ 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ میرا گزارہ آمد از پیشہ ماہوار 4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مصور احمد ڈنڈوتی العبد: مبارک احمد بیجاپوری گواہ: فضل محمد سوداگر

مسل نمبر:7066 میں صدیقہ بیگم زوجہ محمد منیر احمد قوم احمدی مسلمان خانہ داری تاریخ پیدائش 16 اپریل 1974 سال پیدائشی احمدی ساکن کامارینڈی ڈاکخانہ کامارینڈی ضلع نظام آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ26 مارچ 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ سونا ڈیڑھ تولہ، کان کی بالی آدھا تولہ قیمت 15050 روپے۔ گلے کا ہار ایک تولہ قیمت 30100 روپے۔ چاندی 30 تولہ، قیمت 13500 ۔ حق مہر 20000 روپے کل میزان 78650 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد معین الدین الامۃ: صدیقہ بیگم گواہ: محمد احمد اللہ

مسل نمبر:7067 میں مظفر احمد ایم ای ولد B.H. Ishmaile قوم احمدی مسلمان پیشہ زمینداری تاریخ پیدائش 7 دسمبر 1957ء پیدائشی احمدی ساکن Goonadka Dashina Kannada بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ22 مارچ 2013 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 91 سینٹ زمین موجودہ قیمت 1000000 روپے۔ اس زمین سے سالانہ 19400 روپے آمدنی ہوتی ہے۔ میرا گزارہ آمد از زمینداری ماہوار 2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبدالواحد خان شاہد العبد: مظفر احمد ایم ای گواہ: مشتاق احمد ایم ای

مسل نمبر:7068 میں پی کے فاطمہ زوجہ ایم ای محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 69 سال تاریخ بیعت 1951 ساکن 1/9 Mahadev Pet Madikeri, Dt. Kodagu, Karnataka 571201 بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 فروری 2014ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ دس تولہ سونے کے زیورات جن کی قیمت 231840 روپے ہے۔ حق مہر 500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ٹی ریاض احمد الامۃ: پی کے فاطمہ محمود گواہ: رفیع احمد

مسل نمبر:7069 میں R نبیسا مظفر زوجہ M.E.Muzaffar قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 12 اپریل 1962 پیدائشی احمدی ساکن Gonolka Post Sulia Soluk Dokshin Konoch 574234 Karnatka بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ22 مارچ 2013 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ چار گرام سونا قیمت 12000 روپے حق مہر 500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالواحد خان شاہد الامۃ: آر نبیسا مظفر گواہ: ایم ای مشتاق احمد

مسل نمبر:7070 میں صالحہ باسطہ انصار زوجہ انصار احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن میڈی کیری ڈاکخانہ میڈی کیری ضلع کوڈاگن صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 دسمبر 2013 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 168 گرام سونا قیمت 268720 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ناصر احمد الامۃ: صالحہ باسطہ انصار گواہ: عبدالواحد خان شاہد

مسل نمبر 7071 میں غلام محمد ولد طفیل خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن وائٹ ایونیو ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 03 مئی 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 2 کنال زمین ایک مکان ٹھٹھل ہماچل میں ہے جس کا خسرہ نمبر 4-2-2065 کوڈ نمبر 177211 ہے میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 5643 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شریف احمد العبد: غلام محمد گواہ: طارق محمود

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

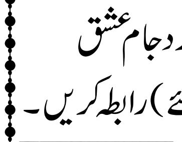

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

بقیہ: منصف کے جواب میں از صفحہ 2

فرمایا ہے انی احافظ کل من فی الدار یعنی میں ہر ایک کو جو تیرے گھر کی چار دیواری کی اندر ہے طاعون سے بچاؤں گا۔ اس خیال سے میرے دل پر وہ صدمہ وارد ہوا کہ میں بیان نہیں کرسکتا۔ قریباً رات کے بارہ بجے کا وقت تھا کہ جب لڑکے کی حالت ابتر ہوگئی اور دل میں خوف پیدا ہوا کہ یہ معمولی تپ نہیں یہ اور ہی بلا ہے تب میں کیا بیان کروں کہ میرے دل کی کیا حالت تھی کہ خدانخواستہ اگر لڑکا فوت ہوگیا تو ظالم طبع لوگوں کو حق پوشی کیلئے بہت کچھ سامان ہاتھ آجائے گا۔ اسی حالت میں میں نے وضو کیا اور نماز کیلئے کھڑا ہوگیا اور معاً کھڑا ہونے کے ساتھ ہی مجھے وہ حالت میسر آگئی جو استجابت دُعا کیلئے ایک کھلی کھلی نشانی ہے اور میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ابھی میں شاید تین رکعت پڑھ چکا تھا کہ میرے پر کشفی حالت طاری ہوگئی اور میں نے کشفی نظر سے دیکھا کہ لڑکا بالکل تندرست ہے تب وہ کشفی حالت جاتی رہی اور میں نے دیکھا کہ لڑکا ہوش کے ساتھ چارپائی پر بیٹھا ہے اور پانی مانگتا ہے اور میں چار رکعت پوری کر چکا تھا۔ فی الفور اس کو پانی دیا اور بدن پر ہاتھ لگا کر دیکھا کہ تپ کا نام ونشان نہیں اور ہذیان اور بیتابی اور بیہوشی بالکل دور ہوچکی تھی اور لڑکے کی حالت بالکل تندرستی کی تھی۔ اُس خدا کی قدرت کے نظارہ نے الٰہی طاقتوں اور دعا قبول ہونے پر ایک تازہ ایمان بخشا۔“

(روحانی خزائن جلد 22 حقیقۃ الوحی ص 87-88)

قارئین کرام! معاندین احمدیت کی یہ تحریف کاری اور غلط بیانی کوئی نئی نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی آپ علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے خلاف نہایت جھوٹی اور بے بنیاد خبریں معاندین احمدیت شائع کرتے رہے ہیں۔ حتیٰ کہ ملا محمد بخش جعفرزٹلی نے اپنے اخبار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اپریل فول کی آڑ میں یہ جھوٹی خبر شائع کی کہ نعوذ باللہ آپ طاعون میں مبتلا ہوکر فوت ہوگئے ہیں جس کی تردید کیلئے 3 اپریل 1898 کو اخبار الحکم کو ایک غیر معمولی پرچہ شائع کرنا پڑا۔

اسی طرح قادیان اور احباب جماعت احمدیہ قادیان کے خلاف بھی نہایت شرمناک جھوٹ اور غلط بیانیاں مخالف اخبارات میں شائع کی گئیں جن کا اخبار البدر نے سخت نوٹس لیا۔ نمونتاً 16 مئی 1904 کے کالم 2-3 کی چند سطریں ملاحظہ ہوں:

ان دنوں جب حسب اعلام واذن الٰہی طاعون نے اپنا دوردورہ قادیان میں بھی کیا تو جھوٹ کی نجاست کھانے والے منکروں کو بھی موقع ملا ہے کہ وہ خلاف واقعہ امور احمدی جماعت مقیم کی نسبت بیان کریں۔۔۔

ا۔ ان ایام میں جو مسافر بٹالہ اسٹیشن ٹرین سے اتر کر قادیان آتے رہے ہیں بٹالہ کے لوگ یہ کہہ کران کو بہکاتے رہے ہیں کہ قادیان میں طاعون سے 35-35 آدمی ہر روز مرتے ہیں۔ مرزا صاحب گھر کی اندر کوٹھڑی میں چھپے ہوئے ہیں اور بالکل باہر نہیں نکلتے

۲۔ خود قادیان کے ہندوؤں نے یہ خلاف واقعہ امر اُڑایا کہ مرزا صاحب مع اپنے تمام قبائل کے قادیان سے نکل گئے ہیں اور باہر میدانوں میں جاڈیرہ لگایا ہے۔ ۳۔ بیرونجات سے یہ خبر سننے میں آئی کہ نعوذ باللہ حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب مبتلائے طاعون ہیں۔ ۴۔ یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ معاذ اللہ نصیب اعداء حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب مبتلائے طاعون ہیں۔ ۵۔ مرزا صاحب نے حکم دے دیا ہے کہ حکیم نور الدین صاحب اور مولوی قطب الدین صاحب کسی مریض کو دوا نہ دیں۔

اس طرح کے غلط بیانات شائع ہوئے دیکھ کر ان کی تردید میں ہم نے 25 اپریل 1904ء ایک مطبوعہ کارڈ جس کی نقل اسی اخبار میں درج کردی ہے اپنے احباب کی خدمت میں ارسال کردیا تھا۔ اور ان سب افتراؤں کے جواب میں ہماری طرف سے صرف **لعنۃ اللہ علی الکاذبین** کہہ دینا کافی ہے۔“

پس آج بھی اگر یہ جھوٹ کی نجاست کھانے والے اس قسم کی تحریف کاری کرتے ہیں اور جھوٹی خبریں شائع کرتے ہیں تو کوئی حیرانی کی بات نہیں۔ انہیں اپنے اسلاف سے یہی کچھ ورثہ میں ملا ہے۔ (جاری)

تنویر احمد ناصر۔ قادیان

مکرم مولانا نصیر احمد انجم صاحب (مرحوم)

(میر انجم پرویز۔ مربی سلسلہ)

چند دن پہلے ایک بہت پیارے، ہردلعزیز اور نافع الناس وجود محترم نصیر احمد انجم صاحب کی وفات ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین۔

مرحوم کی سیرت کے چند واقعات ہدیۂ قارئین ہیں:

مکرم نصیر انجم صاحب کو تقریر کا خاص ملکہ حاصل تھا۔ بعض دفعہ کسی موضوع پر فی البدیہہ بات کرنی پڑ جاتی تو بھی ایسے لگتا جیسے کوئی خوب تیاری کے بعد بات کر رہا ہو۔ جامعہ پاس کرنے کے بعد دورانِ تخصص خاکسار کو آپ کے ساتھ ایم ٹی اے کے لیے بعض پروگرام ریکارڈ کروانے کی توفیق بھی ملی۔ خاکسار اور مکرم سہیل احمد ثاقب صاحب مہمان ہوتے تھے اور مکرم نصیر انجم صاحب، جو ہم دونوں کے استاد تھے، پروگرامز کی میزبانی کرتے تھے۔ ہم نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت صحابہؓ کے پروگرامز کی بیسیوں اقساط ریکارڈ کروائیں۔ ہم دونوں شاگردوں کی ذمہ داری ہوتی تھی کہ مواد نکال کر اور اس کی تقسیم کرکے مکرم نصیر انجم صاحب کو ان کے حصے کا مواد پہنچائیں۔ بعض دفعہ ہم اتنے لیٹ ہوجاتے کہ آپ کو مواد پڑھنے کا موقع نہ ملتا۔ آپ پروگرام ریکارڈ کروانے سے چند منٹ پہلے ایم ٹی اے کے دفتر ہی میں بیٹھے بیٹھے ایک نظر ڈال لیتے اور پروگرام ریکارڈ کروا دیتے تھے۔ اس کے باوجود آپ کے بیان میں بہت روانی ہوتی اور موضوع کا ایسا خوش اسلوبی کے ساتھ احاطہ کرتے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی تھی۔ پھر کئی دفعہ ہم سے کسی بات کا کوئی پہلو نامکمل رہ جاتا تو پروگرام کے دوران میں ہی بروقت اس کو مکمل کر دیتے اور اگر ہم سے کوئی غلطی ہو جاتی تو فوراً غیر محسوس طریقے سے اس کی درستی کروا دیتے۔ غرض پروگرام کی کامیابی آپ کے رہینِ منت ہوتی تھی۔ آپ سے ہمیں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا۔

اسی ضمن میں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ آپ کبھی ہم پر ناراض نہیں ہوئے اور نہ کبھی غصہ کیا اور کبھی یہ نہیں کہا کہ اتنی دیر سے مجھے مواد کیوں دیا ہے۔ ہمیشہ مسکرا کر صرف اتنا کہہ دیتے کہ یار! ذرا جلدی مواد دے دیا کریں۔ آپ میں غصہ نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ کبھی آپ کو گلہ شکوہ کرتے نہیں دیکھا۔ ہمیشہ مسکراتے رہتے۔ ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملتے اور اپنے شاگردوں سے بھی عزت کے ساتھ پیش آتے تھے۔

خوش مزاجی اور ظرافت طبعی بھی آپ کے نمایاں اوصاف میں شامل تھی، لیکن بایں ہمہ آپ نے کبھی متانت اور وقار کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ جامعہ میں لطائف کا مقابلہ ہوتا تھا، جس میں اکثر آپ کو بطور منصف شامل ہونے کی دعوت دی جاتی تھی اور ہر دفعہ آپ سے کوئی لطیفہ سنانے کی پُرزور فرمائش بھی ہوتی تھی۔ آپ کو لطیفہ سنانے کا خاص فن آتا تھا۔ آپ جب بھی کوئی لطیفہ سناتے محفل کشتِ زعفران بن جاتی۔ بعض دفعہ آپ کوئی ایسا لطیفہ سناتے جو طلباء نے پہلے بھی سنا ہوتا تھا لیکن آپ کی زبان سے سن کر لطف دوبالا ہوجاتا تھا۔

مکرم نصیر انجم صاحب انتہائی منکسر المزاج اور سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ آپ کا مطمحِ نظر محض خدمتِ دین تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو کبھی غیر ضروری باتوں اور دوسروں کی تنقید میں وقت ضائع کرتے نہیں دیکھا گیا۔ صرف اپنے کام سے کام رکھتے اور از بس عاجزی اور سادگی کے ساتھ اپنے واجبات وفرائض کی ادائیگی کی طرف متوجہ رہتے۔ آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں ایڈیٹر تشحیذ الاذہان اور کئی شعبوں کے مہتمم کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ ایک دفعہ سالانہ تربیتی کلاس کے موقع پر شعبہ تربیت کی نگرانی آپ کے ذمہ تھی، جس میں تربیتی کلاس میں شامل خدام کی نمازوں، درسوں اور خطبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سنوانے کا انتظام وانصرام شامل تھا۔ آپ کے معاونین میں خاکسار بھی شامل تھا۔ آپ کے عجز وانکسار کا یہ حال تھا کہ کئی دفعہ آپ اپنے معاونین کے ساتھ مل کر نماز کے لیے خود صفیں بچھانے لگ جایا کرتے تھے۔ ہم بہتیرا کہتے کہ سر! آپ رہنے دیں، لیکن آپ کہتے کوئی بات نہیں، اس میں کیا حرج ہے۔ اسی طرح آپ کہا کرتے تھے کہ جب اتنا بڑا اجتماع ہو اور شیڈیول سخت ہو تو نمازوں کو معمول کی نسبت مختصر کر دینا چاہیے، لیکن اتنی مختصر بھی نہ ہوں کہ کچھ پڑھا ہی نہ جاسکے۔

غرض آپ ایک نافع الناس، انتہائی پیارے اور علم دوست انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو آپ جیسے باوفا خادم سلسلہ، خلافت کے حقیقی سلطانِ نصیر، اور عالم باعمل بکثرت عطا کرے۔ آمین

خدا رحمت کنند ایں عاشقانِ پاک طینت را

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 22 اگست 2014)

سٹڈی ابراڈ

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

All Services free of Cost

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

- NAFSA Member Association , USA.

- Certified Agent of the British High Commission
- Trusted Partner of Ireland High Commission
- Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۱۶

کریم نے جن اعلیٰ اخلاق کا ذکر فرمایا ہے ان میں سے چند ایک میں بیان کرتا ہوں۔ فرمایا پہلی بات کہ کیوں تم میں اعلیٰ اخلاق ہونے چاہئیں۔ فرمایا كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ کہ تم سب سے بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے فائدے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو۔ پس ایک مؤمن کی نشانی یا امت مسلمہ کا فرد ہونے کی نشانی یہ ہے کہ نیکیوں کی تلقین کرنے والے اور بدی سے روکنے والے ہوں۔ دوسروں کو فائدہ پہنچانے والے ہوں اور نقصان سے بچانے والے ہوں۔ گزشتہ دنوں ایک سروے ہوا کہ دنیا میں صدقہ وخیرات اور چیریٹی دینے والے کون لوگ ہیں۔ اور مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے آپس کے موازنے میں بھی یہ بات پتا لگی کہ مسلمان صدقہ وخیرات دوسروں سے زیادہ کرتے ہیں۔ یہ نیکی ہے مسلمانوں میں صدقہ وخیرات کے حکم کی وجہ سے۔ خدا کرے کہ یہ لوگ باقی نیکیاں بھی اپنانے والے بن جائیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دوسروں کو اپنے نفسوں پر ترجیح دو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جلسے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ جب بے شمار لوگ ایک جگہ اکٹھے ہوں تو بعض ضرورتیں پیدا ہوتی ہیں تو ایسے وقت ایک حقیقی احمدی کا یہ کام ہے کہ اپنی ضرورت کو دوسروں کے لئے قربان کرے اور محبت وایثار کا نمونہ دکھائے۔ نہ صرف قربان کرے بلکہ اس نمونے میں محبت وایثار بھی ٹپک رہا ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ کو عاجزی بہت پسند ہے ایک مؤمن کو عاجزی کی تلقین کی گئی ہے۔ بہت سے مسائل معاشرے میں اس لئے پیدا ہوتے ہیں اور جب بہت سارے لوگ اکٹھے ہوں تو بعض دفعہ پیدا ہو جاتے ہیں کہ تکبر ان مسائل کو حل کرنے سے روک رہا ہوتا ہے۔ ایک احمدی کو تو خاص طور پر عاجزی اختیار کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس وصف کو خاص طور پر بڑا سراہا ہے اور فرمایا کہ تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں۔ پس جب ہم آپ کی طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تو ان اوصاف کو اپنانے کی طرف بھی خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح حسن ظنی ہے سچائی ہے سچائی کا اظہار ہے اور ہر حالت میں سچائی کا اظہار ضروری ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سچائی کا ایسا معیار ہو اور انصاف کا ایسا معیار ہو کہ اگر اپنے خلاف یا اپنے پیاروں کے خلاف بھی بات جاتی ہو تو کرو لیکن سچائی کو کبھی ہاتھ سے نہ جانے دو۔ معاف کرنا ہے صبر کرنا ہے یہ سب قسم کی نیکیاں ہیں جو ہمیں اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے اور ان کا اظہار ایسے موقعوں پر ہی ہوتا ہے جب بہت سارے لوگ جمع ہوں اور بعض ایسی باتیں ہو جائیں جس کی وجہ سے انسان کے اخلاق کا پتا لگتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کو قرآنی تعلیم کی روشنی میں خاص طور پر ان کو اپنانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ پھر عدل اور احسان کے معیار حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور عدل اور احسان کے جیسے معیار قرآن کریم نے قائم فرمائے ہیں کسی اور کتاب نے ایسے معیار نہیں فرمائے کہ دشمن کی دشمنی بھی تمہیں عدل اور انصاف کرنے سے نہ روکے۔ یہ ہیں وہ معیار جو اسلام کا خاصہ ہے اور ایک مسلمان کا خاصہ ہے اور ہونا چاہئے۔ اور ان تمام نیکیوں کو اپنانے کا ہمیں حکم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جلسے میں کثرت سے لوگ آتے ہیں تو پھر وہ اخلاق فاضلہ کی ادائیگی کا حقیقی رنگ میں اظہار کریں اور اخلاق فاضلہ کی ادائیگی کا تبھی پتا چلتا ہے جب یہ اظہار ہو رہا ہو جب اکٹھے لوگ ہوں۔ اور اگر اخلاق کے اعلیٰ معیار کا اظہار ہو رہا ہو تو اسلام کی خوبصورت تعلیم کے پیش کرنے والے ہم بن جاتے ہیں۔ یہی نمونے ہیں جو احمدیت کی تبلیغ کا بھی باعث بن رہے ہوتے ہیں اور اخلاق کے یہ نمونے دکھانا ہی ایک احمدی کا خاصہ ہے اور ہونا چاہئے۔ بہت سے لوگ ان اعلیٰ اخلاق کو دیکھ کر ہی جماعت کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ آپ میں سے بھی کئی ہوں گے جن کے بزرگ جلسے کی برکات کی وجہ سے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ ابھی دو مہینے پہلے جرمنی میں بھی جلسہ ہوا اس میں غیر مسلم ایک جوڑا میاں بیوی آئے ہوئے تھے ایک ہمسایہ ملک سے جو اسلام کے مخالف بھی تھے یا کم از کم اسلام کا اچھا اثر نہیں تھا ان پر احمدیوں سے کچھ واقفیت تھی۔ انہوں نے کہا کہ جا کے دیکھیں بڑا احمدی شور مچاتے ہیں کہ اسلام بڑا پر امن اور سلامتی کا مذہب ہے۔ دیکھتے ہیں کہ کیا سچائی ہے اس میں۔ زیادہ نیت ان کی یہی تھی کہ جا کر اعتراض کریں گے اور کوئی اثر نہیں لیں گے۔ لیکن جلسے کے ماحول کو دیکھ کر اس کے بعد ان کی ملاقات بھی ہوئی ان کی ایسی کایا پلٹی کہ انہوں نے بیعت کر لی۔ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ جب بیعت لی جا رہی ہوتی ہے تو بیعت کا نظارہ ایسی صورت پیدا کر دیتا ہے کہ غیر ارادی طور پر نہ چاہتے ہوئے بھی ہم بیعت میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اگر ہمارے نمونے مختلف ہوں یا اکثریت کے ہم میں سے نمونے مختلف ہوں تو وقتی بیعت کا نظارہ متاثر نہیں کر سکتا ان لوگوں کو۔ یا کسی بھی قسم کی نیکی کا عارضی نظارہ وہ حالت پیدا نہیں کر سکتا جو دل کو کھینچنے والی ہو۔ پس جلسے میں شامل ہونے والا ہر شخص خاموش تبلیغ کر رہا ہوتا ہے۔ گزشتہ جمعہ کو میں نے کارکنوں کے حوالے سے بات کی تھی کہ ان کے عمل خاموش تبلیغ ثابت ہو رہے ہوتے ہیں۔ لیکن یہ صرف کارکنان نہیں جلسے میں شامل ہونے والا ہر شخص مبلغ ہوتا ہے دوسروں کو متاثر کر رہا ہوتا ہے۔ پس شامل ہونے والے ہر فرد مرد عورت بچے بوڑھے کا فرض ہے کہ اپنے نمونے ایسے بنائے کہ توجہ کھینچنے والے ہوں اور یہ نمونے عارضی نہ ہوں بلکہ اپنی حالتوں میں مستقل ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے جو ہمیں حقیقی مسلمان بنائے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنی اہمیت اور ذمہ داری کا احساس پیدا کرنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم جلسے سے حقیقی فیض اٹھا سکیں۔ اعلیٰ اخلاق کے اظہار کے بارے میں ایک مسلمان کو یہ بھی حکم ہے کہ سلامتی کا پیغام پہنچائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "**تقرء وا السلام علی من عرفت و من لم تعرف**" کہ ہر اس شخص کو جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے سلام کرو۔ یہ ایک ایسا حکم ہے اور نسخہ ہے کہ اگر اس پر اس کی روح کو سمجھتے ہوئے عمل کیا جائے تو دنیا کے فسادوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ جب ایک دوسرے کو سلامتی کی دعا انسان دے رہا ہو تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ دل میں بغض کینہ نفرت یا تکبر کے جذبات ابھریں بشرطیکہ یہ ہے کہ دل سے آواز نکل رہی ہو۔ اگر یہ برائیاں نہ ہوں تو پھر اس بات کا بھی سوال نہیں کہ معاشرے میں کسی قسم کا فساد ہو۔ پس سلامتی کے پیغام کو بہت وسعت دینے کی ضرورت ہے اور وسعت اسلام نے دے دی کہ صرف اپنوں اور اپنے جاننے والوں کے لئے یہ پیغام نہیں ہے بلکہ ہر ایک کو یہ پیغام دو۔ پس جلسے پر آنے والے ہر شخص کو جہاں اس بات کی پابندی بھی کرنی چاہئے یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اس ماحول میں ایک دوسرے پر اس قدر سلامتی بکھیریں کہ پورا ماحول سلامتی بن جائے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور سلامتی کو حاصل کرنے والے بن جائیں۔

بعض انتظامی باتیں بھی میں ذکر کرنا چاہتا ہوں گو اس بارے میں پہلے بھی کافی توجہ ہے نسبتاً لیکن پھر بھی یاددہانی کے لئے کہنا چاہتا ہوں خاص طور پر وہ مرد جن کے ساتھ بچے بھی ہوتے ہیں۔ چھوٹے بچے تو عموماً ماؤں کے ساتھ ہوتے ہیں آٹھ نو سال کے بچے جو ہوتے ہیں مردوں کے ساتھ اتنے چھوٹے نہیں ہوتے کہ ان کو بہلانے کے لئے مرد باہر نکل جائیں اور ان کو جلسہ کی کارروائی کے دوران بچوں کو کھیلنے کی اجازت دیں۔ اس طرح تو بچوں میں بھی جلسے کا احترام پیدا نہیں ہوگا کبھی۔ سات سال کے بعد نماز کی یقین دہانی کی طرف توجہ اس لئے ہے کہ ہوش میں ہوتا ہے بچہ۔ اس لئے ان کو بتانا چاہئے کہ تم ایک مقصد کے لئے آئے ہو تو ابھی سے سیکھو۔ بچپن سے اگر ٹریننگ نہیں دیں گے تو پھر بڑے ہو کر بھی جلسے کا تقدس کبھی قائم نہیں رہے گا۔ پھر یہ ہوتا ہے کہ ان بچوں کا بہانا بنا کر باپ بھی باہر پھرتے رہتے ہیں پھر شکایتیں آتی ہیں بچے کھیل رہے ہوتے ہیں اور جلسے کا ایک غلط تاثر پیدا ہو رہا ہوتا ہے۔ اسی طرح عورتیں بھی جلسہ کی کارروائی سننے کی بجائے شکایتیں ہوتی ہیں کہ باہر بیٹھ کر باتیں کرتی رہتی ہیں۔ انہیں بھی چاہئے کہ جلسے کی تقریریں سنیں کیونکہ ہر تقریر ہی ہر مقرر جو تقریر کرتا ہے یہاں اس کی تقریر علم اور روحانیت کے بڑھانے میں مددگار رہوتی ہے۔ کوئی احمدی مقرر قرآن حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے کلام سے باہر کوئی بات نہیں کرتا اور یہی آج وقت کی ضرورت ہے۔ پس اس بات کی اہمیت کو سمجھیں اور جلسے کی حاضری کو صرف شامل ہو کے نہ بڑھائیں بلکہ اندر بیٹھ کر سن کر اس جلسے کا صحیح فائدہ اٹھائیں۔ پس یہ بھی نہیں کہنا چاہئے بعض کہہ دیتے ہیں کہ فلاں کی تقریر سنیں گے اور فلاں کی نہیں۔ یا پہلے ہم نے سن لی۔ یہ سب باتیں غلط ہیں۔ ہر مقرر تیاری کر کے آتا ہے ان کی تقریروں کو سننا چاہئے۔ جلسے پر آئے ہیں تو جلسے کی مکمل کارروائی سننے کی کوشش کریں۔ چھوٹے بچوں کی ماؤں کے لئے جو علیحدہ مارکی ہے وہاں سے بھی شکایت آتی ہے کہ بچوں کے شور کم ہوتے ہیں اور اس بچوں کے شور کے بہانے عورتیں آپس میں زیادہ باتیں کر رہی ہوتی ہیں۔ اس لئے اس طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے لجنہ کی انتظامیہ کو بھی اور عورتوں کو خود بھی۔ اگر عورتیں خود خاموش ہو جائیں تو صرف بچوں کا شور جو ہوتا ہے وہ اس میں کم از کم ایسی بہت ساری عورتیں ہوتی ہیں جن کے کانوں میں کچھ نہ کچھ تقریروں کی آواز پڑ رہی ہوتی ہے اور کچھ نہ کچھ ان کے لئے فائدہ مند ہو جاتا ہے۔ پس توجہ کی ضرورت ہے اس طرف بھی۔ کارکنوں کو میں دوبارہ یاددہانی کروانا چاہتا ہوں جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ اپنے فرائض کو احسن رنگ میں انجام دینے کے لئے پوری طرح توجہ دیں۔ کسی بات کو معمولی نہ سمجھیں کسی کام کو معمولی نہ سمجھیں۔ سکیورٹی والوں کے لئے بھی جہاں خوش اخلاقی ہے وہاں گہری نظر کی بھی ضرورت ہے۔ ہر چیز پر گہری نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ کسی بات کو بھی معمولی نہ سمجھیں اور سکیورٹی کارکنان کے علاوہ بھی دوسرے کارکنان جو ہیں وہ بھی ہوش وحواس کے ساتھ اپنے چاروں طرف نظر رکھیں۔ اور اسی طرح تمام شامل ہونے والے بھی ہر احمدی ہماری سکیورٹی ہے ہی ہر احمدی کا بھی فرض ہے کہ اپنے ماحول پہ نظر رکھے اور کوئی بھی ایسی قابل توجہ بات دیکھیں تو فوراً انتظامیہ کو بتائیں۔ پھر جہاں رَش کے وقت ہوتے ہیں۔ داخلے کے وقت یا باہر نکلتے وقت بعض دفعہ وہاں بھی بڑے صبر اور تنظیم کا مظاہرہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح سکیورٹی کے رش کے دوران سکیورٹی کانشنس بھی ہونے کی ضرورت ہے۔ ایسے موقعوں پر بھی بعض دفعہ بعض واقعات ہو جاتے ہیں اس لئے بہت احتیاط کریں۔ پھر شامل ہونے والے ڈیوٹی کے کارکنان جو ہیں ان کی جو بھی ہدایت ہے بغیر برا منائے اسے مانیں قطع نظر اس کے کہ ہدایت دینے والا بچہ ہے یا بڑا۔ اگر وہ اپنے فرائض ادا کر رہا ہے تو اس کو اہمیت دیں اور اس کی بات مانیں۔ پروگرام جو شائع ہوا ہے اس میں ساری ہدایات درج بھی ہیں۔ کم از کم بہت ساری ہدایات درج ہیں اس لئے ان کو پڑھیں بھی اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

پھر ایک شکایت بعض دفعہ یہ بھی آ جاتی ہے کہ بجائے اس کے کہ جلسے کے بعد ذکر کیا جائے پہلے ہی ضروری ہے کہ اپنے کارڈ کی حفاظت اور اس کا صحیح استعمال ہر ایک کا فرض ہے۔ یہ نہیں کہ کوئی واقف کار ہے اس کو اپنا کارڈ دے دیا۔ جس جس جگہ بیٹھنے اور جانے کے لئے اس کارڈ کی access ہے وہیں استعمال ہو سکتا ہے اور اسی شخص کے لئے استعمال ہو سکتا ہے۔ اس لئے اپنے کارڈ کسی بھی اپنے دوست یا واقف کار یا قریبی کو نہیں دینے۔ جو جس کا کارڈ ہے وہ استعمال کرے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے جلسے کو اور جس کی جتنی جتنی توفیق ہے وہ روزانہ صدقہ بھی دے سکتا ہے بلکہ دینا چاہئے اور دے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس جلسے کو بابرکت فرمائے اور ہم تمام برکات سمیٹنے والے بھی بنیں۔

❁❁❁

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 63 Thursday 18 Sep 2014 Issue No 38

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian DollarPostal Reg.
No. GDP/001/2013-15

Printed & Published by Jamil Ahmad Nasir and owned by The Nigran Badr Board Qadian and Printed at Fazle-Umar Printing Press, Harchowal Road Qadian, District Gurdaspur-143516, Punjab, India and Published at Office Badr Qadian,District Gurdaspur-143516, Punjab, India. Editor: Mansoor Ahmad

ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے قدم قدم پر رہنمائی مل جاتی ہے۔ اسلام کی حقیقت اور تقویٰ کا پتا چل جاتا ہے۔ ان بکھرے ہوئے مسلمانوں کی طرح نہیں ہیں جن کو پتا ہی نہیں چلتا کہ کس کے پیچھے چلیں اور کس کے پیچھے نہ چلیں۔ جن کی غلط رہنمائی کرکے ان کے نام نہاد لیڈروں اور مذہبی رہنماؤں نے ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے پر ان کو لگا دیا ہوا ہے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29 اگست 2014 بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج انشاء اللہ تعالیٰ شام کو جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ باقاعدہ شروع ہوگا۔ بہرحال یہ جمعہ بھی جلسے کا ایک حصہ ہے۔ جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبے میں ذکر کیا تھا کہ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمان ایک نیک مقصد لے کر آتے ہیں اور وہ مقصد یہ ہے کہ دین کی حقیقت کا علم حاصل کریں دین سیکھیں روحانیت میں ترقی کرنے کی کوشش کریں۔ نیک ماحول کے زیر اثر اپنی فطری نیکی کو پہلے سے بہتر کرنے کی کوشش کریں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو ہم نے عہد کیا ہوا ہے اس عہد کو پورا کرنے کے اعلیٰ سے اعلیٰ راستوں کی نشاندہی کرکے علم پاکر پھر ان پر چلنے کی کوشش کریں۔ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ پیدا کریں۔ اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر کرنے اور تر رکھنے کی کوشش کریں۔ اگر پہلے سے اس پر عمل ہو رہا ہے تو پہلے سے بڑھ کر اس کے لئے کوشش کریں۔ عبادتوں کی طرف توجہ دیں اور انہیں اس معیار پر لانے کی کوشش کریں جو معیار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہم سے چاہتے ہیں اور وہ معیار یہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے کہ میں نے جن وانس کی پیدائش کا مقصد عبادت کو قرار دیا ہے۔ فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ﴿۵۶﴾۔ یعنی میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ پس اس آیت کی رو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے لئے ہو جانا ہے۔ غرض کہ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے ہر فرد کا یہ کام ہونا چاہئے کہ اپنے اس سفر کو اور یہاں آنے کے مقصد کو خالصۃً للّٰہی سفر اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا مقصد بنائیں۔ اگر یہ نہیں تو جلسہ سالانہ میں تکلیف اٹھا کر اور خرچ کر کے آنے والے اس جلسہ کی غرض و غایت کو پورا کرنے والے نہیں ہوں گے۔ پس یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی اور اس ذمہ داری کی ادائیگی ہی ان کی اہمیت کو بڑھاتی ہے اور اسی لئے ان کارکنوں کی بھی اہمیت ہے جیسا کہ پچھلے گزشتہ خطبے میں میں نے ذکر کیا تھا جو اس نیک کام کے کرنے کے لئے آنے والے مہمانوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ بلکہ کارکنوں کا ثواب اور اہمیت تو اس لحاظ سے دوگنی ہو جاتی ہے کہ وہ ایسے مہمانوں کی خدمت بھی کر رہے ہیں اور ساتھ ہی پروگراموں کو سن کر اس جلسے کے ماحول میں شامل ہو کر اپنی عملی اور اعتقادی زندگی میں بہتری کے سامان بھی کر رہے ہیں۔ پس اس بات کو مہمان بھی اور میزبان بھی کارکنان بھی ڈیوٹی والے یاد رکھیں کہ یہ تین دن ان کی عملی اور اعتقادی بہتری کی ٹریننگ کا کیمپ ہے۔ پس اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اس کے لئے اپنی تمام تر توجہ اور طاقتوں سے اس میں حصہ لیں۔ ہمیشہ اپنے سامنے وہ مقاصد رکھنے ہیں ہم نے اور رکھنے چاہئیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے جلسے کے بیان فرمائے ہیں۔ آپ کی جلسے کی غرض و غایت اپنے ماننے والوں کو اس روحانی ماحول میں رکھ کر ایک ایسا نمونہ بنانا تھا جو دنیا کے لئے قابل تقلید ہو جس کے پیچھے دنیا چلے۔ آپ نے فرمایا میرے ماننے والوں کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں۔ یعنی انہیں ہر وقت آخرت کی فکر ہو۔ یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ انسان اپنی کوشش سے یہ مقام حاصل نہیں کر سکتا۔ ہاں اس کے لئے جس حد تک عملی کوشش ہو سکتی ہے کر کے پھر دعاؤں میں لگ جائے کہ اے اللہ دنیا کے مسائل اور روکیں قدم قدم پر میری راہ میں حائل ہیں تو اپنے فضل سے مجھے اس راستے پر چلا دے جو تیری رضا کا راستہ ہے۔ میرے دل میں اپنا خوف ایسا بھر دے جو ایک پیارے اور اپنے محبوب کے لئے ہوتا ہے۔ کسی ظلم کی وجہ سے وہ خوف نہیں ہوتا بلکہ محبت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ کہیں میرا کوئی عمل تیری ناراضگی کا موجب نہ بن جائے۔ میرا ہر قدم ان نیکیوں کی طرف اٹھے جن کے کرنے کا تو نے حکم دیا ہے اور میری سوچ ہر اس بات سے نفرت کرتے ہوئے اسے اپنے دماغ سے نکالنے والی ہو جس کا نہ کرنے کا تو نے حکم دیا ہے۔ تقویٰ پر چلتے ہوئے میں حقوق العباد بھی ادا کرنے والا بنوں اور حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف بھی ہر وقت میری توجہ رہے اور میں اس چیز کو حاصل کرنے والا بن جاؤں جو تو نے میری زندگی کا مقصد قرار دیا ہے۔ یعنی عبادت اور عبادت کا بھی وہ معیار حاصل کرنے والا بن جاؤں جو تو اپنے بندوں سے چاہتا ہے۔ اخلاق فاضلہ میں بھی ایک ایسا نمونہ بن جاؤں جس کی تقلید کرنا لوگ فخر سمجھیں۔

پس اس جلسے میں شامل ہو کر اپنی دعاؤں اور سوچوں کے یہ دھارے بنانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ہم پر بڑا احسان ہے کہ جہاں اس نے قرآن کریم میں ہمیں عبادتوں کے طریق بتائے اس کے معیار حاصل کرنے کے راستے دکھائے وہاں اخلاق فاضلہ جن کا تعلق حقوق العباد سے ہے ان کی بھی نشاندہی فرمائی۔ اعلیٰ اخلاق کا حاصل کرنا اور اس کا مظاہرہ کرنا بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس جلسے میں شامل ہونے والوں کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ آپ نے اس معیار کا ایک جگہ یوں ذکر فرمایا کہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔ یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ یہ معیار حاصل کرنا کوئی عام بات نہیں ہے بہت سے ہیں جو دوسروں کے آرام کا خیال رکھتے ہیں لیکن اپنے وسائل کے لحاظ سے اگر اپنے آرام کو قربان کئے بغیر یہ خیال رکھ سکیں تو رکھتے ہیں لیکن یہ بہت کم دیکھنے میں آتا ہے کہ کوئی اپنے آرام پر دوسروں کے آرام کو ترجیح دے۔ خونی رشتوں میں بھی لوگ بعض دفعہ ایسی قربانی دے دیتے ہیں کہ اپنے آرام کو قربان کر دیتے ہیں لیکن بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں اور ہر ایک کے لئے اس معیار کی قربانی بہت مشکل ہے۔ بلکہ دوسروں کے آرام کے تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا کہ

دوسروں کی تکلیف کو جب تک اپنی تکلیف کی طرح نہیں سمجھتے حقیقی مؤمن نہیں بن سکتے۔ یہ الفاظ میرے ہیں مفہوم یہی ہے۔ آپ نے فرمایا اگر میرا بیمار بھائی تکلیف میں مبتلا ہے اور میں آرام سے سو رہا ہوں تو میری حالت پر حیف ہے۔ میرا فرض بنتا ہے کہ جہاں تک میرا بس چلے اس کے آرام کے سامان پیدا کرنے کی کوشش کروں۔ اگر کوئی دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے سخت گوئی کرے تو تب بھی میری حالت پر افسوس ہے کہ میں دیدہ ودانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں۔ میرا کام یہ ہے کہ میں صبر کا مظاہرہ کروں اور اس کے لئے رو رو کر دعا کروں کہ یہ روحانی طور پر بیمار ہے اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کرے۔ پس یہ وہ معیار ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے دین میں قرآن کریم میں حکم دیا ہے کہ رحماء بینھم۔ کہ مؤمن آپس میں رحم کے جذبات رکھتے ہیں اور رحم کے جذبات کی وجہ سے ایک دوسرے کے درد کو محسوس کرتے ہیں اور درد کو محسوس کرکے اس کے لئے عملی کوشش بھی کرتے ہیں اور دعائیں بھی کرتے ہیں۔

پس ہمیں جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو یہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر ہم اس پر عمل کرنے لگ جائیں تو جتنے چھوٹے بڑے جھگڑے ہمارے ہوتے ہیں یہ سب ختم ہو جائیں۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے قدم قدم پر رہنمائی مل جاتی ہے۔ اسلام کی حقیقت اور تقویٰ کا پتا چل جاتا ہے۔ ان بکھرے ہوئے مسلمانوں کی طرح نہیں ہیں جن کو پتا ہی نہیں چلتا کہ کس کے پیچھے چلیں اور کس کے پیچھے نہ چلیں۔ جن کی غلط رہنمائی کرکے ان کے نام نہاد لیڈروں اور مذہبی رہنماؤں نے ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے پر ان کو لگا دیا ہوا ہے۔ پس ان لوگوں کے لئے بھی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے اور یہ اپنی ان حرکتوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے غضب کا مورد نہ بنیں۔ اسلام کا غلط تصور دنیا کے سامنے رکھ کر اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدنام کرنے کی کوشش کرنے والے نہ بنیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے ماننے والوں کی تعریف ان الفاظ میں فرماتے ہیں کہ حقیقی مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے ہر مسلمان اور ہر سلامتی دینے والا محفوظ رہے بلا تخصیص۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں کھول کر بتایا کہ حقیقی مؤمن نہ صرف اپنے بلکہ ہر دوسرے مذہب کے ماننے والے، حقیقی مسلمان سے نہ صرف اپنے بلکہ دوسرے مذہب کے ماننے والے بھی امن اور سلامتی میں رہتے ہیں۔ قرآن

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان